بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

شرح چندہ سالانہ چھ روپے

فی پرچہ ۲/۰ اڑھائی آنہ

ایڈیٹر:- برکات احمد راجیکی

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

ترسیل زر و انتظامی امور کے لئے مینیجر کو لکھیں

تواریخ اشاعت ۱-۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲	۱۴ امان ۱۳۳۲ ہش ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۵۳ء عیسوی	نمبر (۱۰)

"ہمارا مذہب"

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رہے کہ جس قدر ہمارے مخالف لوگوں کو ہم سے نفرت دلا کر ہمیں کافر اور بے ایمان ٹھہراتے اور عام مسلمانوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ یہ شخص مع اس کی تمام جماعت کے عقائدِ اسلام اور اصولِ دین سے برگشتہ ہے۔ یہ ان حاسد مولویوں کے وہ افتراء ہیں کہ جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افترا نہیں کر سکتا جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ ملائکہ حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اور جو کچھ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے۔ وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالےٰ اور اُس کے رسولؐ کے مقرر کردہ فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہلِ سُنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں۔ کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعوےٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کرکے دیکھا ہے۔ کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ اَلَا اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ وَالْمُفْتَرِيْنَ"۔ (ایام الصلح صفحہ ۸۶)

محمد عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع ربوہ سے نہیں ملی۔ تاہم احباب اپنے مقدس آقا و امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرام ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

بخیریت واپسی

دہلی ۔ ۱۱ مارچ بذریعہ ڈاک محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بیگم صاحبہ مورخہ ۳-۱۰-۵۲ بوقت سات بجے بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان سے بخیریت دہلی پہنچ گئے ہیں۔ فالحمد للہ۔

یاد رہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب چند روزہ پاسپورٹ پر قادیان سے پاکستان تشریف لے گئے تھے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ محترمہ عرصہ تین ماہ سے بوجہ خرابی معدہ سخت بیمار ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبد الحمید سکانہ از قادیان)

۲۔ میری بیٹی جو پانچ خورد سالہ بچوں کی والدہ ہے۔ دماغی عارضہ سے صحت یاب ہونے کے بعد دوبارہ بیمار ہو گئی ہے۔ جس سے سخت تشویش لاحق ہے۔ لہذا اصحابہ کرام، درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ برائے نوازش خاکسار کی بیٹی کے کامل صحت یاب ہونے کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار مرزا محمد شریف بیگ پتوکی ضلع لاہور)

۳۔ میں امسال فائنل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان پٹنہ میڈیکل کالج سے ماہ اپریل سے دے رہا ہوں۔ احباب اس ناچیز کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ تاکہ یہ ناچیز کامیابی کے بعد اسلام اور احمدیت کی پوری طور پر خدمت کر سکے۔ آمین

خاکسار

(محمد یونس احمدی۔ پٹنہ میڈیکل کالج)

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ھو الناصر — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

پیغام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

برادران:۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

"الفضل کو ایک سال کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ احمدیت کے باغ کو جو ایک ہی نہر لگتی تھی۔ اس کا پانی روک دیا گیا ہے۔ پس دعائیں کرو اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اس میں سب طاقت ہے۔ ہم مختلف اخباروں یا خطوں کے ذریعہ سے آپ تک سلسلہ کے حالات پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کو اندھیرے میں نہیں رہنے دیں گے آپ بھی دعا کرتے رہیں۔ میں بھی دعا کرتا ہوں۔ انشاء اللہ فتح ہماری ہے۔ کیا آپ نے گذشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے، کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا۔ تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دیگا؟ ساری دنیا مجھے چھوڑ دے مگر وہ انشاء اللہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا سمجھ لو کہ وہ میری مدد کیلئے دوڑا آ رہا ہے۔ وہ میرے پاس ہے۔ وہ مجھ میں ہے خطرات ہیں اور بہت ہیں۔ مگر اسکی مدد سے سب دور ہو جائیں گے تم اپنے نفسوں کو سنبھالو اور نیکی اختیار کرو۔ سلسلہ کے کام خدا خود سنبھالیگا۔" خاکسار مرزا محمود احمد ۳-۳-۵۲ (منقول از فاروق جلد ۳۷ مؤرخہ ۱۴ مارچ ۵۲ء) (مرسلہ سید عبد الحی صاحب کشمیری)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(مینیجر)

اعلانِ شکریہ

بہت سے دوستوں نے ہندوستان سے بھی اور پاکستان سے بھی میری بڑی بیوی والدہ بشارت احمد کے انتقال پر مجھ سے تعزیت کے طور پر اظہار افسوس کے خطوط لکھے ہیں میں ہر ایک علیحدہ علیحدہ جواب نہیں دے سکتا۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا ان سب دوستوں کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

خاکسار عبد الرحمن امیر جماعت احمدیہ قادیان

موجودہ مخالفت میں دعائیں

پاکستان سے آمدہ اطلاعات سے یہ امر ظاہر ہے کہ اس وقت معاندین احمدیت نے پاکستان میں احمدی دوستوں کا عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ بیشک اُنہیں اپنے جتھے اور طاقت پر گھمنڈ ہے۔ لیکن ہمارا تمام آسرا اُس حی و قیوم اور قادر مطلق خدا پر ہے۔ جس کے مبارک ہاتھوں نے اس سلسلہ کا پودا لگایا۔ ہمارے پاس اُسی کے دروازے پر آہ و زاری کرنے اور اُس سے دعا مانگنے کا ایک ایسا تجربہ شدہ حربہ ہے۔ جس کے ذریعہ ہم دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ و مامون رہ سکتے ہیں۔ اس لئے میں احباب جماعت کو مندرجہ ذیل چند ضروری دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ مناسب ہے کہ احباب کرام انہیں ورد زبان بنائیں اور بکثرت ایسی دعائیں کریں۔ خدا تعالیٰ مخالفین کو ہدایت دے اور ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

۱۔ آثار نبویہ سے یہ ثابت ہے کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی معاند قوم کی شرانگیزی کا اندیشہ ہوتا حضور ان الفاظ میں دعا فرماتے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی بارہا اس دعا کے پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ بلکہ ۱۹۳۴ء میں احرار کی شدید مخالفت کے دنوں میں اس کا کافی تجربہ بھی کیا جا چکا ہے۔ کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں برکت ڈالی اور دشمن ناکام و نامراد ہوا۔

۲۔ دوسرے نمبر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ الہامی دعا ہے:۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

(اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خدمتگذار ہے۔ اے میرے رب! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔)

اس کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔ "میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہوگی۔" (تذکرہ صفحہ ۴۲۲)

نیز فرمایا:۔ "یہ دعا ایک حرز اور تعویذ ہے ... فرمایا:" میں اس دعا کو اب التزاماً ہر نماز میں پڑھا کروں گا۔ آپ بھی پڑھا کریں۔" (الحکم بحوالہ تذکرہ صفحہ ۴۲۰)

۳۔ تیسرے نمبر پر موجودہ مخالفت کے پیش نظر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآنی الفاظ میں حسب ذیل طریق پر دعا کی جائے۔

"یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا۔"

"اے مخالفت کی آگ تو مومنین کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی کا موجب ہو جا۔"

دراصل یہ وہ الفاظ ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالے جانے کے وقت خداوند ذوالجلال کی طرف سے حضرت ابراہیم کے حق میں دعا اور بشارت کے رنگ میں فرمائے گئے نیز جس وقت کفار قریش نے حضرت عمار بن یاسر کو دہکتے کوئلوں پر لٹایا اور اتفاق سے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُس طرف سے گزرے تو حضور نے اس بےبسی کے عالم میں حضرت عمار کے حق میں بایں الفاظ دعا کی

یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی عَمَّارِ ابْنِ یَاسِرٍ

۴۔ چوتھے نمبر پر نہایت ضروری ہے کہ احباب کرام اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ (خاکسار محمد حفیظ بقاپوری)

خطبہ جمعہ

سچائی کو اختیار کرو

کہ

اس کے نتیجہ میں تمہیں دوسری بہت سی نیکیوں کی بھی توفیق مل جائیگی

از سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ر فروری ۵۳ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس :۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

پاؤں کے درد کو تو آرام آگیا تھا۔ لیکن کل ظہر کے بعد سے

نزلہ اور کھانسی کی تکلیف

شروع ہوگئی ہے اور گلا بند ہے۔ جس کی وجہ سے میں بول نہیں سکتا تاہم میں جمعہ کے لئے آگیا ہوں۔ مگر ظاہر ہے کہ میں کوئی لمبی بات نہیں کرسکتا اور خطبہ کے لئے لمبی بات کرنا ضروری بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے مختصراً میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی حالت کو بدلے۔ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کہ سچائی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے ذریعہ دوسری بہت سی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ جب انسان سچائی کو اختیار کرلیتا ہے۔ تو وہ اپنے اخلاق کو بہتر بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ جن اخلاق کو وہ خدا تعالےٰ سے نہ ڈر کر خراب کر رہا تھا۔ انہیں بندوں کے ڈر سے اچھا بنانے لگ جاتا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ دنیا میں

سچائی کی قیمت

سب سے کم ہے۔ جب بھی کوئی شخص بات کرتا ہے تو وہ اصل بات کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں اپنے گرد و پیش کے افسروں کو دیکھتا ہوں۔ کہ جب ان سے سوال کیا جائے۔ تو وہ "ہاں" یا "نہ" میں جواب نہیں دیتے۔ مثلاً اگر ان سے پوچھا جائے کہ کیا آپ فلاں جگہ گئے تھے۔ تو وہ یہ جواب نہیں دیں گے۔ کہ ہم وہاں گئے تھے یا نہیں گئے تھے۔ وہ "ہاں" اس لئے نہیں کہتے کہ سستی کی وجہ سے انہوں نے یہ کام نہیں کیا اور جہاں انہیں جانے کے لئے کہا گیا تھا وہاں نہیں گئے۔ اور "نہیں" اس لئے نہیں کہتے کہ ان کا جرم پکڑا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ یہ کہتے ہیں۔ کہ حضور

اصل بات یہ ہے

کہ فلاں نے فلاں بات کی تھی۔ اور اس کا مطلب اصل میں یوں تھا میں نے اس سے یہ سمجھا۔ اور اس طرح لمبی بات کرنی شروع کردیں گے۔ وہ سیدھا یہ نہیں کہیں گے۔ کہ میں فلاں جگہ نہیں گیا۔ بلکہ بات کو چھپانے کی کوشش کریں گے۔ اگر جواب "ہاں" ہوتا ہے۔ تو وہ ہاں میں جواب نہیں دیتے۔ اور اگر جواب "نہیں" ہوتا ہے۔ تو وہ "نہیں" میں جواب نہیں دیتے۔ یہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا۔ کہ وہ اپنی سستی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ اپنی سستی پر پردہ ڈال کر بات تو ہو جاتی ہے۔

لیکن اصلاح نہیں ہوسکتی۔ حالانکہ سچائی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے اخلاق کی اصلاح ہوتی ہے خاندان کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور قوم کی اصلاح ہوتی ہے۔

پس میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں

کہ آپ سچائی کو اختیار کریں۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ آخر دنیا میں ہزاروں ہزار راستباز گذرے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جو نہیں ہوسکتی۔ تم فیصلہ کرلو کہ ہم نے سچ بولنا ہے۔ چاہے اس کے بدلہ میں ہم ذلیل ہوں شرمندہ ہوں یا ہمیں کوئی اور نقصان اٹھانا پڑے۔ پھر دیکھو تمہارے اخلاق کی کتنی جلدی درستی ہو جاتی ہے۔ پس میں ان مختصر الفاظ میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ سچائی کو اختیار کریں۔ بات مختصر ہے۔ لیکن ہے بہت بڑی۔ کہنے کو تو یہ ایک منٹ میں کہی جاسکتی ہے لیکن نتیجہ اس کا صدیوں کی بھلائی اور قومی ترقی ہے۔

(الفضل ۱۴ر فروری ۱۹۵۳ء)

قادیان اور ماہ رمضان کے مبارک ایام

احباب کرام کو معلوم ہوگا کہ فسادات سے قبل ماہ رمضان کے مبارک ایام میں زیادہ سے زیادہ دوست قادیان میں تشریف لاکر روحانی پیاس بجھاتے اور علمی فوائد حاصل کرتے تھے۔ انقلاب کے بعد کچھ عرصہ تک تو یہ سلسلہ بند رہا تھا۔ مگر چند سال سے حالات کے سدھر جانے کی وجہ سے ہندوستان کے ہر حصہ سے قادیان کا سفر بسہولت اختیار کیا جاسکتا ہے۔ نیز جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ دوست مرکز سے اپنے تعلقات کو زیادہ سے زیادہ بڑھائیں۔ احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ امسال ماہ رمضان میں جو ۱۶ر مئی سے شروع ہو رہا ہے۔ قادیان کی بستی میں جسے اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے لئے خاص طور پر بابرکت کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔ ان دنوں میں سارے قرآن مجید کا درس۔ حدیث شریف اور کتب سلسلہ کا درس ہوگا۔ علاوہ ازیں احباب کو قادیان کی مقدس زمین میں باجماعت تراویح۔ باجماعت نوافل مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ۔ بیت الدعا۔ اور بہشتی مقبرہ میں دعا۔ اعتکاف نیز عید سعید پڑھنے کا موقعہ بھی مل سکے گا۔

اگر دوست کافی تعداد میں تشریف لا سکے تو ان کی تعلیمی ترقی کے لئے مزید پروگرام بھی بنایا جاسکیگا۔

جملہ صدر صاحبان اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت اپنے اپنے حلقہ میں تحریک کرکے دوستوں کو بھجوانے کی کوشش کریں اور آنے والے حضرات کی فہرست نظارت ہذا میں بھجوادیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

اکتیس ۳۱ مارچ

چندہ سو فیصدی ادا کرنے والوں کی فہرست ۳۱ر مارچ تک بغرض دعا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی جارہی ہے۔ جملہ احباب اپنا وعدہ ۳۱ر مارچ ادا کرکے

سابقون الاولون

میں شامل ہونے کی پوری پوری کوشش فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے

خاکسار وکیل المال تحریک جدید قادیان

ہفت روزہ بدر ——— مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۳ء ——— قادیان

اک نظر خدا کے لئے
سید الخلق مصطفےٰ کے لئے

پاکستان میں "تحفظ ختم نبوت" کے نام پر علماء نے جو سٹنٹ قائم کیا ہے۔ اور عوام میں اشتعال پیدا کر کے جو بدامنی اور فتنہ و فساد کا دروازہ کھولا ہوا ہے۔ وہ پاکستان کے شریف اور سنجیدہ طبقہ پر تو عیاں ہی ہے۔ اب ہندوستان اور دوسرے ممالک کے سمجھدار لوگ بھی اس کی مذمت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ دنوں پنڈت جواہرلال نہرو وزیر اعظم ہند نے بھی علماء کی اس تحریک کو بے بنیاد اور غیر مذہبی قرار دیا۔ اور اس کو سیاسی اور اقتصادی اغراض پر مبنی ظاہر کیا۔ بلکہ یہاں تک فرمایا کہ جس طرح ہندوستان میں فرقہ وارانہ جماعتیں جن سنگھ۔ راشٹریہ سویم سنگھ اور رام راجیہ پریشد وغیرہ اپنی سیاسی اغراض کے ماتحت آئے دن فتنہ و فساد کو ہوا دیتی رہتی ہیں اسی طرح کی تحریک یہ تحفظ ختم نبوت کی ہے۔

یہ امر افسوسناک ہے کہ ایسی باتیں جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں جن کو وہ نہیں مانتی نہ احمدیہ جماعت کے بانی سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے کبھی انکار فرمایا۔ نہ ہی آپ کے خلفاء عظام نے کبھی ختم نبوت کا انکار کیا اور نہ ہی عام احمدیوں نے جن میں سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب وزیر خارجہ پاکستان بھی شامل ہیں کبھی اس عقیدہ سے روگردانی کی۔ بلکہ اس کے برعکس سینکڑوں ایسے اقوال اور تحریریں احمدیہ جماعت کے بزرگوں کی موجود ہیں جن میں متواتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانا گیا ہے۔

جب احمدیہ جماعت قرآن کریم کے ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ کو من جانب اللہ یقین کرتی ہے۔ اور خاتم النبیین کے الفاظ قرآن کریم میں موجود ہیں تو احمدیہ جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے کیسے انکار کر سکتی ہے۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ علماء جو اس وقت پاکستان میں شورش اور بدامنی پیدا کر رہے ہیں یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے باوجود ایک اسرائیلی پیغمبر یعنی حضرت مسیح علیہ السلام امت محمدیہ کی اصلاح اور درستی کے لئے دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئیں گے۔ خواہ ان کے آنے سے یہ ثابت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں اور متبعین میں کوئی شخص اتنی قوت قدسیہ نہیں رکھتا کہ امت محمدیہ کے بگاڑ کو سنوار سکے۔

احمدیہ جماعت بے شک اس غلط عقیدہ کا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی خیر امت کی ہتک ہوتی ہے انکار کرتی ہے۔ اور یہ یقین رکھتی ہے کہ کوئی ایسا رسول جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور فیضان کے بغیر نبوت کا مقام حاصل کیا ہو آنحضرت کے بعد نہیں آسکتا خواہ وہ نیا ہو یا پرانا۔ لیکن وہ شخص جس نے آپ کی اتباع اور فیضان سے ترقی کر کے نبوت کا درجہ حاصل کیا ہو اس کے آنے میں حضور کی خاتمیت روک نہیں۔ کیونکہ اس کی نبوت خود آنحضرت کی نبوت ہے۔ اس سے علیحدہ نہیں۔ پس جہاں تک آنحضرت کے بعد کسی نبی کے آنے کا سوال ہے۔ احمدیوں کو علیحدہ اقلیت قرار دینے والے بھی اس کے قائل ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ وہ غیر کے لئے آنحضرت کے بعد رستہ کھول کر خود آپ کی اور آپ کی قوت قدسیہ اور فیضان رسالت کی توہین کرتے ہیں۔ لیکن احمدیہ جماعت آپ کے متبعین اور شاگردوں کے لئے نبوت اور رسالت کا دروازہ کھلا مانتی ہے۔ کیونکہ شاگرد استاد سے علیحدہ نہیں۔ پھر جب احمدیہ جماعت کا کلمہ۔ قبلہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وہی ہے۔ جو دوسرے مسلمانوں کا بلکہ عملی لحاظ سے جماعت احمدیہ اپنے اعلےٰ اخلاق اور کردار سے دوسرے سب مسلمانوں سے ممتاز ہے تو احمدیہ جماعت کو غیر مسلم قرار دینا کس طرح مناسب اور درست ہو سکتا ہے۔

یہ امر افسوسناک ہے۔ کہ جب اسلام کے لئے قربانیوں کا موقعہ آتا ہے۔ تو یہ علماء کرام گھروں سے باہر نہیں نکلتے۔ جب اسلام کو دوسرے ادیان پر غلبہ دینے کے لئے دلائل اور براہین پیش کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو یہ علماء کرام اور ان کے لواحقین گھروں میں بیٹھی نیند سوتے رہتے ہیں۔ جب اسلام کی تائید میں لٹریچر شائع کرنے اور دنیا کے کناروں تک مبلغین بھجوانے کی ضرورت پڑتی ہے تو ان علماء کے ہاتھ شل ہو جاتے ہیں۔ دماغ غبی ہو جاتے ہیں اور اعضاء مفلوج ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں ذرا بھی حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ اور یہ سب خدمات ایک غیر مسلم اقلیت (جماعت احمدیہ) کے ہاتھوں انجام پا رہی ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی نصرت اور تائید بھی اسی جماعت کے شامل حال ہے۔

اسلام کا طرۂ امتیاز سلامتی اور امن میں خود آنا اور دوسروں کو لانا ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهٖ وَ يَدِهٖ

یعنی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں۔ اگر یہ فرض بھی کر دیا جائے۔ کہ احمدی مسلمان نہیں۔ پھر بھی اسلام کے ان شیدائی علماؤں کو یہ کس طرح اختیار مل گیا۔ کہ وہ قانون اور ضابطہ کے احترام کو پس پشت ڈالتے ہوئے "راست اقدام" کریں۔ اور ملک میں فتنہ و فساد اور بدامنی کو ہوا دیں۔ اور کمزور احمدیوں کی جان و مال اور عزت کو نقصان پہنچائیں۔ کیا یہی وہ اخلاق ہیں۔ جن کو اجاگر کرنے کے لئے وہ خالص اسلامی حکومت کا مطالبہ پیش کرتے ہیں۔ کیا اسلام نے مکانوں کو جلانے اور دکانوں کو لوٹنے اور بے کس اور پر امن انسانوں کے خون میں اپنے ہاتھ رنگنے کی کہیں اجازت دی ہے؟

اے علماء خدارا اس پر غور کریں۔ اگر آپ اسلام اور مسلمانوں کی کوئی خدمت کرنے سے قاصر ہیں۔ تو کم از کم اسلام کو نقصان نہ پہنچائیں۔ اور اس کی بدنامی کا باعث تو نہ بنیں۔

احباب جماعت خاص طور پر توجہ فرمائیں

آج کل احراریوں اور سلسلہ کے دوسرے معاندین نے مغربی پاکستان میں جماعت کے خلاف خطرناک شورش برپا کی ہوئی ہے۔ بالخصوص لاہور۔ سیالکوٹ۔ لائلپور۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ۔ بعض دوسرے اضلاع میں فتنہ و فساد کی آگ بہت زور سے بھڑکی ہوئی ہے۔ اخباری اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ احمدیوں کو کئی جگہ جانی اور مالی نقصانات بھی پہنچائے گئے ہیں۔

احباب سے گذارش ہے۔ کہ وہ خاص طور پر اس فتنہ کے فرو ہونے اور احمدیت کی نصرت اور غلبہ کے لئے دعا فرمائیں۔ جو دوست صدقات دے سکیں وہ صدقات بھی دیں۔ اور جو روزے رکھ سکیں وہ روزے رکھیں۔ خاص طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کی جائیں۔

خدا آپ سب کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر ہو۔

ناظر اعلےٰ جماعت احمدیہ قادیان
۱۲ / ۳ / ۵۳

احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں!

از سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"احمدیت کیا ہے اور کس غرض سے اس کو قائم کیا گیا ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو بہت سے واقفوں اور ناواقفوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ واقفوں کا مطالعہ زیادہ گہرا ہوتا ہے اور ناواقفوں کے سوالات بہت سطحی ہوتے ہیں۔ بوجہ عدم علم کے بہت سی باتیں وہ اپنے خیال سے ایجاد کر لیتے ہیں اور بہت سی باتوں پر لوگوں سے سُن سُنا کر یقین کر لیتے ہیں۔ میں پہلے انہی لوگوں کی واقفیت کے لئے کچھ باتیں کہنی چاہتا ہوں جو عدم علم اور ناواقفیت کی وجہ سے احمدیت کے متعلق مختلف قسم کی غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔

ان ناواقفوں میں بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی لوگ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے قائل نہیں اور احمدیت ایک نیا مذہب ہے۔ یہ لوگ یا تو بعض دوسرے لوگوں کے بہکانے سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں یا اُن کے دماغ یہ خیال کر کے کہ احمدیت ایک مذہب ہے اور ہر مذہب کے لئے کسی کلمہ کی ضرورت ہے سمجھ لیتے ہیں کہ احمدیوں کا بھی کوئی نیا کلمہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ احمدیت کوئی نیا مذہب ہے اور نہ مذہب کے لئے کسی کلمہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر میں یہ کہتا ہوں کہ کلمہ اسلام کے سوا کسی مذہب کی علامت نہیں۔ جس طرح اسلام دوسرے مذاہب سے اپنی کتاب کے لحاظ سے ممتاز ہے، اپنے نبی کے لحاظ سے ممتاز ہے۔ اپنی عالمگیری کے لحاظ سے ممتاز ہے اسی طرح اسلام دوسرے مذاہب سے کلمہ کے لحاظ سے بھی ممتاز ہے۔

دوسرے مذاہب کے پاس کتابیں ہیں۔ مگر کلام اللہ سوائے مسلمانوں کے کسی کو نہیں ملا۔ کتاب کے معنے صرف مضمون کے ہیں، فرائض کے ہیں، احکام کے ہیں لیکن کتاب کے مفہوم میں ہرگز یہ بات شامل نہیں کہ اُس کے اندر بیان شدہ مضمون کا ایک ایک لفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ مگر اسلامی کتاب کا نام کلام اللہ رکھا گیا ہے۔ یعنی اس کا ایک ایک لفظ بھی خدا تعالیٰ کا بیان کردہ ہے جس طرح اُس کا مضمون خدا تعالیٰ کا بیان کردہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا مضمون وہی تھا جو خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ تعلیم جو دنیا کے سامنے وہ پیش کرتے تھے وہی تھی جو خدا تعالیٰ نے اُن کو دی تھی لیکن اُن لفظوں میں نہ تھی جو خدا تعالیٰ نے استعمال فرمائے تھے، توراۃ، انجیل اور قرآن کو پڑھنے والا اگر اس مضمون کی طرف اُس کی توجہ کو پھیر دیا جائے۔ تو دس منٹ کے مطالعہ کے بعد ہی یہ فیصلہ کرے گا کہ تورات اور انجیل کے مضامین خواہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اُن کے الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور اسی طرح وہ یہ بھی فیصلہ کرے گا کہ قرآن کریم کے مضامین بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اس کے الفاظ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ یا یوں کہہ لو کہ ایک ایسا شخص جو قرآن کریم، تورات اور انجیل پر ایمان نہیں رکھتا ان تینوں کتابوں کا چند منٹ مطالعہ کرنے کے بعد اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گا کہ تورات اور انجیل کو پیش کرنے والے گو اس بات کے مدعی ہیں کہ یہ دونوں کتب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ لیکن اس بات کے ہرگز مدعی نہیں کہ اِن دونوں کتب کا ایک ایک لفظ خدا تعالیٰ کا بولا ہوا ہے مگر قرآن کریم کے متعلق وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گا کہ اس کا پیش کرنے والا صرف اس بات کا دعویدار ہے کہ قرآن کریم کا مضمون خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بلکہ اس بات کا بھی دعویدار ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اپنا نام علاوہ کتاب اللہ کے کلام اللہ بھی رکھا ہے۔ لیکن تورات اور انجیل نے اپنا نام کلام اللہ نہیں رکھا نہ قرآن کریم نے ان کو کلام اللہ کہا ہے۔ پس مسلمان ممتاز ہے دوسرے مذاہب سے اس بات میں کہ دوسرے مذاہب کی مذہبی کتابیں کتاب اللہ تو ہیں۔ لیکن کلام اللہ نہیں۔ لیکن مسلمانوں کی کتاب نہ صرف یہ کہ کتاب اللہ ہے بلکہ کلام اللہ بھی ہے۔

اسی طرح سب ہی مذاہب کی ابتداء انبیاء کی ذات سے ہوئی ہے۔ لیکن کوئی مذہب بھی ایسا نہیں جس نے اپنے نبی کو پیش کیا ہو جو تمام امور دینیہ کی حکمتوں کو بیان کرنے کا مدعی ہو اور جسے بنی نوع انسان کے لئے اُسوۂ حسنہ کے طور پر پیش کیا گیا ہو۔ عیسائیت جو سب سے قریب کا مذہب ہے۔ وہ تو مسیح کو ابن اللہ قرار دے کر اس قابل ہی نہیں چھوڑتی کہ اس کے نقشِ قدم پر کوئی انسان چلے۔ کیونکہ انسان خدا جیسا نہیں ہو سکتا۔ تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بطور اُسوۂ حسنہ کے پیش نہیں کرتی۔ نہ تورات اور انجیل حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو مذہبی حکمتوں کے بیان کرنے کا ذمہ دار قرار دیتی ہیں۔ لیکن قرآن کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے يُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔ (بقرہ ع ۱۸) یہ نبی تمہیں احکام الٰہیہ اور ان کی حکمتیں بتاتا ہے۔ پس اسلام ممتاز ہے اس بات میں کہ اس کا نبی دُنیا کے لئے اُسوۂ حسنہ بھی ہے اور جبر سے اپنے احکام نہیں منواتا بلکہ جب کوئی حکم دیتا ہے تو اپنے اتباع کے ایمانوں کو مضبوط کرنے اور اُن کے جوش کو زیادہ کرنے کے لئے یہ بھی بتاتا ہے کہ اُس نے جو احکام دیئے ہیں۔ اُن کے اندر ملت، افرادِ اُمت اور باقی بنی نوع انسان کے لئے کیا کیا فوائد مخفی ہیں۔ اسی طرح اسلام ممتاز ہے دوسرے مذاہب سے اپنی تعلیم کے لحاظ سے۔ اسلام کی تعلیم چھوٹے اور بڑے، غریب اور امیر، عورت اور مرد، مشرقی اور مغربی، کمزور اور طاقتور، حاکم اور رعایا، آقا اور مزدور، خاوند اور بیوی ماں باپ اور اولاد، بائع اور مشتری، ہمسائے اور مسافر سب کے مفاد، امن اور ترقی کا پیغام ہے۔ وہ بنی نوع انسان میں سے کسی گروہ کو اپنے خطاب سے محروم نہیں کرتی۔ نہ اگلی اور پچھلی تمام اقوام کے لئے ایک ہدایت نامہ ہے جس طرح عالم الغیب خدا کی نظر پہاڑوں کے نیچے پڑے ہوئے ذرّوں پر بھی پڑتی ہے۔ اور آسمان میں چمکنے والے ستاروں پر بھی اسی طرح مسلمانوں کی مذہبی تعلیم غریب سے غریب اور کمزور سے کمزور انسانوں کی ضرورتوں کو بھی پورا کرتی ہے اور امیر سے امیر اور قوی سے قوی انسانوں کی احتیاجوں کو بھی دور کرتی ہے۔ غرض اسلام صرف گذشتہ مذاہب کی ایک نقل نہیں بلکہ وہ مذہب کی زنجیر کی آخری کڑی اور نظام روحانی کا سُورج ہے اور اُس کی کسی بات سے دوسرے مذاہب کا قیاس کرنا درست نہیں۔ مذہب کے نام میں بیشک سب شریک ہیں اسی طرح جس طرح کوئلہ اور ہیرا کاربن کے نام میں شریک ہیں لیکن ہیرا ہیرا ہی ہے اور کوئلہ کوئلہ ہی ہے۔ جس طرح پتھر کا نام کنکر یلے پتھر اور سنگ مرمر دونوں پر بولا جا سکتا ہے لیکن کنکریلا پتھر کنکریلا پتھر ہی ہے۔ اور سنگ مرمر سنگ مرمر ہی ہے۔ پس یہ خیال کر لینا کہ چونکہ اسلام میں کلمہ پایا جاتا ہے۔ اس سے باقی مذاہب میں بھی ہوتا ہوگا یہ محض ناواقفیت ہے اور قرآن کریم پر غور نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ اس سے بڑھ کر ظلم یہ ہے کہ بعض لوگوں نے تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاہِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُوْسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہِ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عِیْسیٰ رُوْحُ اللّٰہِ کے کلمات بھی پیش کر دیئے ہیں اور کہا ہے کہ یہ پہلے مذاہب کے کلمے ہیں۔ حالانکہ تورات اور انجیل اور عیسائی لٹریچر میں ان کلموں کا کہیں نام و نشان بھی نہیں۔ مسلمانوں میں آج ہزاروں خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ لیکن کیا وہ اپنا کلمہ بھول گئے ہیں؟ پھر یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ عیسائی اور یہودی اپنا کلمہ بھول گئے ہیں۔ اگر وہ اپنا کلمہ بھول گئے ہیں اور اُن کی کتابوں میں سے بھی کلمے غائب ہو گئے ہیں تو مسلمانوں کو یہ کلمے کس نے بتائے ہیں؟ حق یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور نبی کا کلمہ نہیں تھا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیتوں میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ سارے نبیوں میں سے صرف آپ کو کلمہ ملا ہے اور کسی نبی کو کلمہ نہیں ملا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ میں اقرارِ رسالت کو اقرارِ توحید کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔ اور اقرارِ توحید ایک دائمی صداقت ہے وہ کبھی مٹ نہیں سکتی۔ چونکہ پہلے نبیوں کی نبوت کے زمانہ نے کسی نہ کسی وقت ختم ہو جانا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن میں سے کسی نبی کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا کر نہیں بیان کیا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت نے چونکہ قیامت تک چلتے چلے جانا تھا اور آپ کا زمانہ کبھی ختم نہیں ہونا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی رسالت اور آپ کے نام کو کلمۂ توحید کے ساتھ ملا کر بیان کیا تا دنیا کو یہ بتا دے کہ جس طرح لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کبھی نہیں مٹے گا۔ اسی طرح مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بھی کبھی نہیں مٹے گا۔ تعجب ہے کہ یہودی نہیں کہتا کہ موسیٰ علیہ السلام کا کوئی کلمہ تھا، عیسائی نہیں کہتا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی کلمہ تھا۔ صابی نہیں کہتا کہ ابراہیم علیہ السلام کا کوئی کلمہ تھا۔ لیکن مسلمان جس کے نبی کی کلمہ خصوصیت تھا جس کے نبی کو اللہ تعالیٰ نے کلمہ سے ممتاز کیا تھا۔ جس کو کلمہ کے ذریعہ سے دوسری قوموں پر فضیلت دی گئی تھی وہ بڑی فراخ دلی سے اپنے نبی کی اس فضیلت کو دوسرے نبیوں میں بانٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور جبکہ اُن نبیوں کی اپنی اُمتیں کسی کلمہ کی دعویدار نہیں یہ اُن کی طرف سے کلمے بنا کر آپ پیش کر دیتا ہے کہ یہودیوں کا یہ کلمہ تھا اور ابراہیمیوں کا یہ تھا اور عیسائیوں کا یہ کلمہ تھا۔

خلاصہ کلام یہ کہ ہر مذہب کے لئے کلمہ کا ہونا ضروری نہیں۔ اگر ضروری ہوتا تب بھی احمدیت کا کوئی نیا کلمہ نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ

(ربانی صفحہ کالم ۔۔۔ پر ملاحظہ ہو)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ رواداری

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی ایک شخص کو بھی زبردستی اسلام میں داخل نہیں کیا۔ بلکہ جو شخص بھی مسلمان ہو وہ اپنی رضا و رغبت سے کیونکہ خدا کے ہاں صرف وہی ایمان مقبول ہے جو دل کی خوشی سے ہو۔

۲۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ غیر مذاہب والوں کی کس قدر دلی خیر خواہ تھے۔

۳۔ فتح مکہ جیسے موقعہ پر بھی کسی کو جبراً مسلمان نہیں کیا گیا بلکہ تمام دشمنوں کو جنہوں نے حد درجہ کے ظلم کئے تھے۔ یہی فرمایا۔ کہ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ اِذْهَبُوا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ جاؤ تم آزاد ہو۔

۴۔ فتح مکہ کے بعد جب طائف والے آپ سے جنگ کرنے کو جمع ہوئے تو آپ کے نیک سلوک کی وجہ سے بعض کفار مکہ نے آپ کی امداد کی۔ اور قرضہ کے طور پر سامان جنگ مہیا کیا۔

۵۔ ہجرت کے وقت مدینہ جاتے ہی آپ نے امن کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور دیگر اہل مذاہب سے معاہدات امن و آزادی قائم کئے۔ مثلاً جو معاہدہ یہود مدینہ سے کیا اس کی بعض شرائط یہ ہیں۔ یہود کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی اور ان کے مذہبی امور سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔ اور یہود اور مسلمان باہم دوستانہ برتاؤ رکھیں گے۔

۶۔ جب آپ مکہ کے ظالموں سے تنگ آکر راتوں رات ہجرت کو روانہ ہوئے تو اس وقت بہت سی امانتیں حضرت علی رضؓ کو سپرد کر کے نکلے تھے۔ تاکہ وہ ان کو اپنے اپنے مالکوں کے حوالہ کر کے آویں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا کفار کے ساتھ اتنا سلوک تھا کہ وہ باوجود مخالفت سے سخت دشمن ہونے کے پھر بھی اپنا مال اور اپنی امانتیں آپ کے پاس ہی رکھتے تھے۔

۷۔ کفار نے تین سال تک آپ کا بائیکاٹ کیا اور کھانا اور غلہ تک روک دیا اور آپ کے خاندان کو بھوک پیاس کی نہایت درجہ تکلیف دی۔ مگر پھر جب مکہ میں سخت قحط پڑا اور دشمن تنگ آکر آپؐ کے پاس دعا کرانے آئے تو آپؐ نے ان کے لئے دعا کی اور آپؐ کی دعا کی برکت سے وہ قحط دور ہوا۔

۸۔ آپؐ نے اپنی مسجد میں عیسائیوں کو اجازت دی کہ وہ گرجا کریں۔ اور پھر بجائے جنگی مقابلہ کے صرف مباحثہ اور مباہلہ یعنی محض امن کے طریقوں سے فیصلہ کرنا چاہا۔

۹۔ اسیران جنگ بدر جو ہر طرح قتل اور سزا کے مستحق تھے۔ آپؐ نے ان کی بابت حکم دیا کہ آرام سے رکھے جائیں۔ اور ان کے ساتھ یہاں تک سلوک ہوا کہ مسلمان خود تو کھجوروں پر گذارہ کرتے تھے اور ان کو اپنا کھانا کھلاتے تھے۔ ایک خطیب سہیل کی بابت جو آپؐ کی بہت ہجو کرتا تھا لوگوں نے کہا کہ آپ اس کے دو دانت نکلوا دیں تاکہ پھر مخالفت میں لیکچر نہ دے۔ لیکن آپؐ نے فرمایا نہیں۔ اگر میں اس کے اعضاء بگاڑ دوں گا۔ تو گو نبی ہوں۔ مگر خدا کے انتقام کے خوف سے ڈرتا ہوں۔ سب اسیران جنگ کو کپڑے دلوائے۔ کئی صحابہؓ کی رائے تھی۔ کہ ان سب کو قتل کر دیا جائے۔ مگر آپؐ نے صرف چند آدمیوں سے فدیہ لے کر سب کو رہا کر دیا (اُساریٰ بدر کا تاریخی واقعہ دیکھا جائے)۔

۱۰۔ عرب میں مُردوں کا مُثلہ کرنا عام طور پر رائج تھا۔ آپؐ نے اسے بند کیا۔ اور کفار کے مُردوں کی توہین بھی گوارا نہ فرمائی۔

۱۱۔ جنگ احد کے مصائب اٹھانے اور زخمی ہونے کے بعد میدان جنگ میں بھی آپؐ کی دعا تھی کہ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ۔

۱۲۔ تبلیغ طائف سے واپسی کے وقت کفار نے لہولہان کر دیا۔ حکم الٰہی سے فرشتے نے عرض کیا کہ حکم ہو تو ابھی عذاب نازل کروں۔ فرمایا نہیں۔ ان لوگوں کی نسل سے ہی توحید کے ماننے والے پیدا ہوں گے۔

۱۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی والدہ کافرہ تھیں اور ہمیشہ آنحضرتؐ کو گالیاں دیتی رہتی تھیں انہوں نے شکایت کی تو آپؐ نے بجائے ناراضی کے ان کی ہدایت کے لئے دعا فرمائی۔

۱۴۔ حضرت اسماء کی والدہ بحالت کفر مدینہ آئیں۔ انہوں نے آنحضرت سے پوچھا کہ میری ماں مشرکہ ہے۔ میں اس سے کس طرح پیش آؤں فرمایا اُن کے ساتھ نیکی کرو (مسلم شریف)

۱۵۔ یہود مدینہ نے کبھی عداوت اور تکلیف دہی کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ مگر آپؐ نے ان سے ہمیشہ حسن سلوک رکھا۔ بلکہ یہودیوں کا جنازہ گذرتا تو آپؐ تعظیماً کھڑے ہو جاتے۔ ایک دفعہ یہود آپؐ کے پاس آئے اور بجائے السّلام علیکم کے "السّام علیکم" کہا۔ یعنے تم پر موت آئے۔ حضرت عائشہ رضؓ سے نہ رہا گیا۔ انہوں نے ترکی بترکی جواب دیا۔ فرمایا۔ عائشہ نرمی کرو۔ اللہ تعالےٰ ہر بات میں نرمی پسند کرتا ہے۔ (ترمذی)

۱۶۔ مشرکین اور اہل کتاب سب کے ساتھ حُسن سلوک کا معاملہ رکھتے تھے۔ اور ان کے سخت تقاضوں اور بدکلامیوں کو برداشت فرماتے تھے۔

۱۷۔ مختلف ممالک کے بادشاہوں کو جب تبلیغی خطوط ارسال فرمائے تو یہی لکھا کہ اسلام لے آؤ۔ تمہارا ملک تمہارے پاس ہی رہے گا۔ یعنے ہمیں ملک گیری مقصود نہیں ہے۔ گویا حضورؐ کے مدنظر اشاعت توحید و ہدایت تھی نہ کہ سیاسی غلبہ۔

۱۸۔ مدینہ میں جہاں آپؐ بادشاہ تھے کفار عرب بطور مہمان آتے رہتے تھے۔ اور آپؐ ان کی خاطر مدارات میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے (مسلم)

۱۹۔ آپؐ نے ہی عرب میں ایلچیوں کی جانوں کو محفوظ کیا ورنہ ان کے رواج کے مطابق ایلچی کی جان بھی مخالف بادشاہ بابرار کے دربار میں محفوظ نہ تھی۔ اس کا اثر یہاں تک ہوا کہ وحشی قاتل حمزہ بھی ایلچیوں کے ایک وفد میں شامل ہو کر حاضر خدمت ہو گیا۔

۲۰۔ نجران کے عیسائیوں سے جو معاہدہ ہوا۔ اس میں یہ شرائط بھی تھیں کہ ان کے گرجے گرائے جائیں نہ ان کے پادری نکالے جائیں گے اور نہ اُن کو اُن کے مذہب سے برگشتہ کیا جائے گا۔

۲۱۔ تمام غیر مذاہب کے انبیاء کو آنحضرت صلعم نے نہایت عزت سے یاد کیا۔ اور ان کو علیہ السلام کی دعا سے یاد کرنے کا حکم دیا۔ یہود یا عیسائیوں کے انبیاء تو مشہور ہی ہیں۔ آپؐ نے یہاں تک فرمایا کہ ہندوستان میں بھی ایک سیاہ رنگ کے رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوئے تھے۔ اور اُن کا نام کاہن تھا۔ (کنھیا کرشن) (دیلمی)

غرض نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر مذاہب کے لوگوں کے بارہ میں جو پاک تعلیم ارشاد فرمائی ہے وہ مذہبی سیاسی اور تمدنی پہلو سے نہایت پُر امن اور ضروری تعلیم ہے۔ ضرورت ہے کہ غیر مسلم حضرات ان تعلیمات کو پڑھیں تاریخی طور پر دیکھیں اسی طرح مسلم حضرات کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ ان پاک تعلیمات کو اپنے عمل سے ثابت کریں تا مسلمانوں کا غلط عمل اسلام کو بدنام نہ کر سکے۔ اور غیر مسلم غلط طور پر بغیر اسلام کی صحیح تاریخ کا مطالعہ کئے غلط تعلیمات کو اسلام کی طرف منسوب نہ کر سکیں۔ اس طرح ملک میں امن و امان قائم رہے گا۔ اور ایکتا کا جذبہ سب میں پھیل جائے گا۔

بقیہ صفحہ نمبر ۵

احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں۔ احمدیت صرف اسلام کا نام ہے۔ احمدیت اُسی کلمہ پر ایمان رکھتی ہے جس کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا یعنی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

احمدیوں کے نزدیک اس مادی جہان کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے۔ جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ جس کی قوتوں اور طاقتوں کی کوئی انتہا نہیں۔ جو رب ہے۔ رحمٰن ہے، رحیم ہے، مالک یوم الدین ہے۔ اور اُس کے اندر وہ تمام صفات پائی جاتی ہیں۔ جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں اور وہ اُن تمام باتوں سے منزہ ہے جن باتوں سے قرآن کریم نے اُسے منزہ قرار دیا ہے۔ اور احمدیوں کے نزدیک محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب قرشی مکی صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے رسول تھے اور سب سے آخری شریعت آپ پر نازل ہوئی۔ آپؐ عجمی اور عربی گورے اور کالے، تمام اقوام اور تمام نسلوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ آپ کا زمانہ نبوت

ادعاء نبوت سے ہے کہ اس وقت تک ممتد ہے۔ جب تک کہ دنیا کے پردہ پر کوئی متنفس زندہ ہے۔ آپؐ کی تعلیم ہر انسان کے لئے واجب العمل ہے اور کوئی انسان ایسا نہیں جس پر حجت تمام ہو گئی ہو اور وہ آپؐ پر ایمان نہ لایا ہو اور وہ خدائی عذاب کا مستحق نہ ہو۔ ہر ایک شخص جس تک آپؐ کا نام پہنچا اور جس کے سامنے آپؐ کی صداقت کے دلائل بیان کئے گئے۔ وہ مکلف ہے آپؐ پر ایمان لانے کے لئے اور بغیر آپؐ پر ایمان لائے وہ نجات کا حقدار نہیں اور سچی پاکیزگی محض آپؐ ہی کے نقش قدم پر چل کر حاصل ہو سکتی ہے۔"

(منقول از احمدیت کا پیغام از صفحہ اول تا صفحہ ۹ مصنفہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ)

زندہ مذہب

(ٹریکٹ)

روحانی دنیا میں اصل مقصود خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور وہ راستہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچائے "مذہب" کہلاتا ہے۔ چونکہ مقصود تک پہنچنے کیلئے مختلف ذرائع اور راستے ہوتے ہیں۔ اسلئے آج جبکہ دنیا میں مختلف مذاہب پائے جاتے ہیں بہترین مذہب وہی ہوگا جو انسان کا تعلق خدا تعالیٰ سے پیدا کروا دے اور اسے اس ذات باری کا مقرب بنا دے۔ ایک محقق اور متلاشی حق کے لئے ضروری ہے کہ وہ جملہ مذاہب کی جانچ پڑتال کرے اور دیکھے کہ کس مذہب کی تعلیم پر عمل کر کے وہ خدا تعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے۔ سو ہم خوشخبری دیتے ہیں کہ ایسا زندہ اور کامل مذہب صرف "اسلام" ہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں قائم ہوا اور مختلف ممالک میں کامیابی سے پھیل گیا اور جس کی برکات ہر زمانہ میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں اس زمانہ میں بھی جبکہ اسلام کا منوّر اور روشن چہرہ غلط نظریات اور مسلمانوں کے اپنے اعمال کی تاریکی میں چھپ چکا تھا از سر نو اس کی روشن تعلیم کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قادیان (پنجاب) کی مقدس بستی میں مبعوث فرمایا۔

آپ کی بعثت کی غرض الہام الٰہی میں "یحیی الدین و یقیم الشریعۃ" بیان کی گئی ہے۔ یعنی آپ دین اسلام کو از سر نو زندہ کریں گے شریعت اسلامیہ کو پھر سے قائم کریں گے۔ آپ نے آکر مذہبی دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کیا اور اسلام کی برتری و فضیلت کو روشن دلائل اور تازہ نشانات سے ثابت فرمایا اور اعلان کیا کہ مذہب اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ جس کا خدا زندہ رسول زندہ اور کتاب زندہ ہے اور ان ہی تین باتوں پر کسی مذہب کی زندگی کی بنیاد ہوتی ہے۔ یہ "اسلام" جو بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا "احمدیت" ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ متذکرہ بالا تین باتوں کی قدرے تفصیل بیان کر دی جائے۔

۱۔ زندہ خدا

ہر مذہب کا نقطہ مرکزی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور کسی مذہب کو اختیار کرنے کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ خدا جو نجات کا سرچشمہ ہے۔ اس پر ایسا کامل یقین پیدا ہو جائے کہ گویا اس کو آنکھ سے دیکھ لیا ہے۔ کیونکہ گناہ کی خبیث روح انسان کو ہلاک کرنا چاہتی ہے اور انسان گناہ کے مہلک زہر سے کسی طرح بچ نہیں سکتا جب تک کہ اس کو کامل اور زندہ خدا پر پورا یقین نہ ہو مگر اس خالق و مالک ہستی کی پہچان جس قدر ضروری قرار پاتی ہے بدقسمتی سے اتنے ہی غلط نظریات و خیالات اس کی ذات و صفات کے بارہ میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ دہریہ لوگ اس کی ہستی کے ہی قائل نہیں۔ پارسی ایک کی بجائے دو ہستیوں یعنی خالق خیر اور خالق شر کے قائل ہیں۔ عیسائی باپ، بیٹا روح القدس تین اقانیم کو مانتے ہیں۔ اور اسی طرح بعض دیگر مذاہب میں مختلف اجرام فلکی، حیوانات، نباتات اور جمادات اور دیوی دیوتاؤں کو خدا کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ بعض لوگ باوجود خدا کو قادر مطلق اور شرب ہستیاں ہونیکے روح و مادہ کا خالق نہیں مانتے۔ بلکہ روح و مادہ کو بھی خدا تعالیٰ کی طرح ازلی ابدی قرار دیتے ہیں۔ برہمو سماج اور دیو سماج خدا کی صفت تکلم کے ہی منکر ہیں۔ کہ خدا بندے سے کلام کر ہی نہیں سکتا۔ کسی نے خدا کی صفت تکلم کو تو تسلیم کیا مگر وید دوں تورات اور انجیل تک ہی اسے محدود کر دیا اور تو اور خود مسلمانوں نے قرآن مجید کے نزول کے بعد وحی الٰہی کے دروازے کو بند قرار دے دیا ہے۔ مگر ان سب نظریات کے مقابل پر اسلام کی تعلیم کی روشنی میں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اعلان فرمایا کہ خدا موجود ہے۔ وہ اپنی ذات اور صفات میں واحد لاشریک ہے۔ اس کی صفات ازلی ابدی ہیں۔ ان میں کبھی کبھی تعطل پیدا نہیں ہوتا۔ وہ حی و قیوم ہے۔ وہ آج بھی اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا۔ شرف قبولیت بخشتا ہے اور انہیں اپنے کلام سے نوازتا ہے۔ چنانچہ فرمایا ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

پھر حضور فرماتے ہیں کہ

(الف) "ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے ۔۔۔۔ یہاں تک کہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیئے۔ دعائیں قبول کرتا اور قبول کر کے اطلاع دیتا ہے۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۸۰، ۸۸)

(ب) "سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے ۔۔۔۔۔ اس اشتہار دینے کی اصل غرض یہی ہے کہ جس مذہب میں سچائی ہے وہ کبھی اپنا رنگ نہیں بدل سکتی ہے۔ جیسے اول ویسے ہی آخر ہے۔ سچا مذہب کبھی خشک قصہ نہیں بن سکتا۔ سو اسلام سچا ہے۔ میں ہر ایک کو کیا عیسائی، کیا آریہ اور کیا یہودی اور کیا برہمو اس سچائی کے دکھلانے کے لئے بلاتا ہوں۔ کیا کوئی ہے جو زندہ خدا کا طالب ہے۔ ہم مُردوں کی پرستش نہیں کرتے۔ ہمارا زندہ خدا ہے۔ وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے۔" (اشتہار ۲ر جنوری ۱۸۹۷ء)

یہ صرف دعویٰ ہی نہ تھا بلکہ آپ نے اپنے الہامات دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔ پیشگوئیاں کیں جو عین وقت پر پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ قبولیت دعا کے معجزات دکھلائے اور یہ سب باتیں آپ کی مختلف کتب میں شائع شدہ موجود ہیں۔ اور یہ امر ثابت کرتا ہے کہ واقعی آپ کا تعلق ایک "زندہ خدا" کے ساتھ تھا۔

۲۔ زندہ رسول

دنیا میں مختلف زمانوں، مختلف علاقوں اور قوموں میں خدا کے برگزیدہ معلمین آئے اور خدا سے گیان اور معرفت حاصل کر کے اپنی اپنی قوم کی اصلاح کی۔ مگر ان بزرگان کی لائی ہوئی تعلیم ایک محدود زمانہ اور ایک محدود علاقہ کے لئے ہوتی تھی۔ دنیا ترقی کر رہی تھی اور عقل انسانی اپنے کمال کو پہنچ چکی تھی۔ اس لئے ضرورت تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنا کوئی عالمگیر رسول بھیجے جس کا دائرہ عمل صرف ایک قوم یا علاقہ نہ ہو بلکہ سب دنیا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عرب کی سرزمین میں مکہ کی بستی کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ کا پیغام سب دنیا کے لئے تھا۔ آپ نے روحانی دنیا میں ایک شاندار اصلاح فرمائی۔ وحشیوں کو انسان۔ انسانوں کو بااخلاق اور بااخلاق انسانوں کو باخدا بنا دیا۔ آپ کا یہ کمال صرف آپ کی جسمانی زندگی کیساتھ ہی ختم نہیں ہوگیا بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو عالمگیر اور تا ابد رہنے والی شریعت عطا فرمائی اور اپنی رضا و خوشنودی حاصل کرنے اور فلاح و نجات پانے کیلئے آپ کی اتباع کو لازمی قرار دیا۔ چنانچہ امت محمدیہ میں بے شمار لوگوں نے آپ کے فیضان کی برکت سے روحانی مدارج کو حاصل کیا اور کر رہے ہیں۔ صالحیت۔ شہادت۔ صدیقیت اور نبوت کے دروازے آپ کے سچے متبعین پر کھلے ہیں۔ چنانچہ یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "زندہ رسول" ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔ آپ کا فیض جاری ہے جبکہ باقی انبیاء اور رشیوں کی اتباع سے کسی کو خدا کا قرب حاصل نہیں ہو رہا۔ چنانچہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارے میں اپنے وجود کو بطور تحدی پیش فرماتے ہیں۔

(الف) "ایک بڑی دلیل اس بات پر کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روحانی طور پر اعلیٰ زندگی رکھتے تھے۔ اور دوسرا کوئی نہیں رکھتا آپ کی تاثیرات اور برکات کا زندہ سلسلہ ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سچے مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کر کے خدا تعالیٰ کے مکالمات سے شرف پاتے ہیں اور فوق العادت خوارق ان سے صادر ہوتے ہیں اور فرشتے ان سے باتیں کرتے ہیں۔ دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں ان کا نمونہ ایک میں بھی موجود ہوں۔"

(لیکچر زندہ رسول)

(ب) "میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتلایا گیا کہ

كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

کہ تمام برکات جو آپ پر نازل ہوئی ہیں وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی فیضان کا نتیجہ ہیں۔ اس لئے حضرت نے فرمایا کہ ؎

"اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔" (تجلیات الٰہیہ ص ۲۵)

آج بھی جماعت احمدیہ میں سینکڑوں لوگ رؤیا، کشوف ربانی مثلاً کلام ملے پر حاضر ہیں

فتنہ علماء سوء
اور
جماعت احمدیہ

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل لاہور

آجکل یہاں کے نام نہاد ملایان اسلام نے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنۂ احزاب کی صورت پیدا کر رکھی ہے۔ اور جماعت نشانان ملت محمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر زور دے رہے ہیں۔ اور یہ شور احراریوں اور مودودیوں کا جو شرف مغربی پنجاب ہی میں ہے۔ آجکل زیر مطالعہ حیات احمد مؤلفہ مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ہے۔ حدیث الصبار باب گذشتہ ابتدائی زمانہ کے واقعات و حالات پڑھنے کی طرف کم توجہ دیتے ہیں۔ ورنہ ان کو معلوم ہو کہلانے والے علماء کی یہ پہلی کوشش نہیں کیا اس سے پہلے دوبارہ یہ فتنہ اُٹھا چکے ہیں۔ ابتداء میں براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنفس نفیس اس فتنہ کا مقابلہ فرماتے رہے مناظرے بھی کئے شہر بہ شہر دورے بھی اشتہارات بھی دیئے عموماً بھی اعتراضات نئے جواب کئے جاتے ہیں ان کو پڑھ کر عجیب روحانی لذت اور ایک اطمینان کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ میں اپنے نوجوان طبقے سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ کم از کم حیات احمد جلد سوم ہی پڑھیں تا ان پر کھلے کہ کیا کیا معارف و حقائق ہیں۔ جو حضور انور کے ذریعے ظاہر ہوئے اور کیا قوت قدسیہ تھی۔ جو ان مفتنین معترضین معاندین پر ہر میدان میں غالب آئی اور کس طرح یہ صدون عن سبیل اللہ کے طاغوتی پہاڑ چشم زدن میں ریزہ ریزہ ہو گئے۔ دوسری بار یہ فتنہ خلافت ثانیہ کے مقابل پر اُٹھا علماء دیوبند در بھنگی احراری و غیرھم نے دھاوا کیا۔ مگر زمین ان کے قدموں کے نیچے سے نکل گئی اور منہ کی کھائی وہ بار بار اپنی ہزیمت کی ندامت چھپانے کے لئے کہتے رہے کہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اور اسی کی حمایت پر زندہ ہے۔ مگر یہ پودا تو خدا تعالےٰ نے خود اپنے بے مثال قدرت کے ہاتھوں سے ہاتھ لگایا اور اسے مقدس فرستادے کے ذریعے اس کی آبیاری کر کے اسے تناور درخت بنایا جس پھول لگ کر پھل آ رہا دید سے کہا جا سکتا کہ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء کا منظر دکھلایا۔ اب یہ تیسرا موقعہ ہے۔ کہ پھر دشمن ہمیں بے سر و سامان مسافر سمجھ کر حملہ آور ہو رہا ہے۔ اور اپنی کامیابی کے اضغاث احلام کی اشاعت کر رہا ہے۔ یقین خدا تعالےٰ کی نصرت نازل ہو کر اس تار و پود مفسدہ انگیزی کو ھباءً منثوراً کر دے گی انشاء اللہ۔ نصر من اللہ و فتح قریب جیسا کہ ہم دوبار پہلے ایسا دیکھ چکے ہیں میں نے حیات احمد پڑھنے کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اس میں ایک نشان کا حال قلمبند کرتے ہوئے محترم عرفانی صاحب نے لاہور کا چشم دید واقعہ نصرت الٰہیہ کا لکھا ہے کہ مولوی عبد الحکیم صاحب کلانوری سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مباحثہ تھا۔ حضور نے ایک حدیث کا ذکر کیا۔ جس میں حضرت عمر فاروق کی محدثیت پر استدلال تھا۔ تو فریق ثانی نے اصرار کیا کہ یہ حوالہ صحیح بخاری سے حسب دعویٰ خود دکھایا جائے۔ حضور نے بخاری کی ورق گردانی سرسری کرتے ہوئے وہ حدیث فوراً دکھا دی جو پہلے عالم حدیث مولوی محمد احسن صاحب امروہی مرحوم اور دیگر حاضر علماء احمدیہ کو ملتی نہ تھی۔ اور حریف کو دکھانے میں دیر ہو رہی تھی۔ بعد میں مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ سے حضور نے بیان فرمایا۔ مجھے بخاری کے تمام اوراق سفید دکھائے جا رہے تھے۔ جن پر کچھ لکھا ہوا النصرف الٰہیہ نظر نہ آ رہا تھا۔ اور جہاں یہ محولہ حدیث تھی صرف وہی دکھائی دی تو میں نے پیش کر دی۔ یہ ایک اعجازی کرشمہ تھا۔ حضرت پیر سراج الحق صاحب رضی اللہ عنہ کی ایک تحریر سیرۃ المہدی میں چھپی ہے۔ کہ ایسا موقعہ لدھیانہ میں پیش ہوا مؤلف سیرۃ المہدی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ مندرجہ بالا روایتوں میں جو اختلاف ہے اس کے متعلق خاکسار ذاتی طور پر کچھ عرض نہیں کرتا یعنی اس بات کا تصفیہ آپ نے پڑھنے والے کے فہم پر چھوڑ دیا ہے۔ سو میں جو کچھ سمجھا ہوں عرض کرتا ہوں۔ کہ ان روایات میں کوئی اختلاف ہے ہی نہیں کیونکہ یہ دونوں مختلف شہروں کے الگ۔ الگ واقعات ہیں دونوں راوی ثقہ ہیں اور اپنا چشم دید واقعہ بیان کر رہے ہیں۔ اور ایسے کرشمۂ قدرت اگر دوبار بلکہ اس سے زیادہ دفعہ حضور انور کے ذریعہ ظاہر ہوا ہے۔ تو اس میں کونسی مستبعد بات ہے۔ روایات کے الفاظ بھی واقعہ پیش آمدہ کی جدا جدا صورت ظاہر کر رہے ہیں۔ محترم پیر صاحب نے لکھا ہے کہ:۔

"مولوی محمد حسین بٹالوی سے مباحثہ تھا اور میں اس میں کاتب تھا (پرچوں کی نقل کرتا تھا) تلاش حوالہ بخاری کا واقعہ لدھیانہ کا ہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے بخاری کا حوالہ طلب کیا۔ بخاری موجود تھی۔ حوالہ ملتا نہ تھا۔ آخری کہیں سے توضیح تلویح منگا کر حوالہ نکال کر دیا گیا۔ صاحب توضیح نے لکھا ہے کہ یہ حدیث بخاری میں ہے"۔

آخری فقرہ غور سے پڑھیئے "توضیح تلویح جو اصول فقہ کی ایک کتاب ہے (جو میں نے سبقاً اپنے والد ماجد مرحوم سے پڑھی تھی) اس میں سے نہ کہ بخاری سے یہ حوالہ دکھایا گیا۔ پس یہ بات ہی اور ہے۔ اور ادھر جناب عرفانی جو روایت بیان کرتے ہیں۔ وہ صحیح البخاری پارہ ۱۴ حصہ اول باب مناقب عمر سے یہ حدیث نکال کر دکھانے کا ذکر ہے یعنی بنی اسرائیل رجال یکلمون اللہ من غیر ان یکونوا انبیاء) اور جس صورت معجزانہ سے دکھایا اس کی تفصیل بیان کی پس ذرا بیناہی بادنی توجہ یہ واضح ہے کہ یہ دو متفرق اوقات کے الگ الگ واقعات کا ذکر ہے۔ پیر صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ کونسی حدیث کا حوالہ مطلوب تھا بہر حال دکھایا توضیح سے کہ بخاری میں موجود ہے۔ پس اختلاف کوئی نہیں حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ نے چشم دید روایت نہیں کی اور فرمایا بھی یہ کہ (۱) کسی بحث کے دوران میں۔ (۲) کسی مخالف نے کوئی حوالہ طلب کیا۔ وہ حوالہ حضرت کو یاد نہ تھا۔ یہ دو بار "کسی" اور "کوئی" پر نظر فرمائیں۔ آپ کچھ تعیین نہیں فرمارہے۔ بلقیہ تفصیل سے البتہ معلوم ہوتا ہے۔ لاہور والے واقعہ شنیدہ کی تصدیق فرما رہے ہیں۔ پیر صاحب کی روایت پر اس سے قدح نہیں ہو سکتی۔ اور حضرت مفتی صاحب کے "دہلی" اور نون ثقیلہ خفیفہ کی تعیین تو بھول جانے پر مبنی ہے۔ کیونکہ واقعہ ان کا چشم دید نہیں۔ جو برکات و کرامات مرشد کے ذریعے ظاہر ہوتی ہیں۔ متبعین کو بھی اس سے بہرہ اندوز کیا جاتا ہے۔ تاکہ نہ صرف خود یقین و اذعان رکھیں بلکہ دوسرے بعد میں آنے والوں پر حجت قائم کر سکیں خاکسار اپنے متعلق عرض کرتا ہے۔ کہ میں نے نصاب نظامیہ اور پھر مولوی فاضل کی کتب تک تکمیل دینیات اپنے والد ماجد سے کی اور کچھ ایسی عادت پڑ گئی کہ حدیث و فقہ یا کتب علماء متقدمین و لغت سے کسی حوالہ کی ضرورت ہوتی تو انہی سے پوچھ لیتا وہ زبانی یا تحقیق کر کے مجھے بتا دیتے اور میں مضمون یا کتاب زیر تصنیف میں لکھ لیتا زاں بعد میں لائبریری سے کوئی حوالہ خود بھی تلاش کر کے نہیں نکالا نہ فرصت ہوتی نہ معمول تھا کسی دوست سے کہہ دیا یا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے پوچھ لیا چنانچہ ایک دفعہ بہت سے حوالے اپنے کتب خانے میں سے جا کر مجھے مختلف کتب سے نوٹ کرائے جن میں چند اعتراضوں کا جواب لکھ رہا تھا۔ تاہم مضمون نویسی میں اکثر ایسے مواقع آجاتے ہیں۔ کہ ادھر کاتب کھڑا ہے ادھر مضمون لکھا جا رہا ہے۔ ایسے حالات بھی دو چار دفعہ ایسا ہوا کہ میں نے تشحیذ لائبریری سے کتاب مطلوبہ نکلوائی اور دعا کرتے ہوئے وہ کتاب کھولی اور دو چار ورق سرسری ادھر ادھر بغیر باب یا صفحہ کے خیال کے پلٹائے۔ اور حوالہ مطلوبہ مل گیا اور میں نے الحمد للہ پڑھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا تھا کہ جس آیت کے معنے نہ کھلیں اس کو لکھ کر سامنے لٹکا دینا چاہیئے۔ دعا اور فکر کرتے رہیں۔ کسی نہ کسی وقت وہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ حضرت یوسف کے متعلق جعل السقایۃ فی رحل اخیہ کے معنے پر مجھے تسکین نہ ہوتی تھی۔ عملاً اگر ایسا کرنا تدبیر سے نزدیک دھوکا تھا۔ مولانا صاحب سے پوچھا تو فرمایا کذلک کدنا لیوسف کو سمجھو یہ خدا کی تدبیر تھی نہ کہ یوسف کا فعل بالعمد۔ پس حضرت یوسف نے سرکاری پیالہ بھول کر اس تھیلے پر رکھ دیا جو کسی کارپرداز نے تھیلے میں بندھ گیا یہ بات یوں تو دل لگتی تھی مگر تسلی خاطر نہ ہوتی۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میں چند روز کی رخصت پر قادیان سے گوبیکی جا رہا تھا ایک بڑا سا تھیلا میرے ہاتھ میں تھا۔ جس میں مختلف اشیاء رکھی تھیں۔ دفتر کے دروازے سے نکلتے ہوئے مجھے پیاس محسوس ہوئی۔ پانی کا برتن گھڑا (سبو) اور گلاس وہیں دائیں کے پاس رکھا تھا۔ میں بیٹھ گیا اور پھر جلدی میں تھیلا لے کر یکوں کے اڈے پر پہنچا۔ اور پھر بٹالہ سے دوسرے روز لاہور ٹھہر کر گوبیکی پہنچا۔ وہاں گھر پہنچ کر مجھے یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی کہ یہ دفتر کا یعنی سرکاری گلاس میرے تھیلے میں کیسے چلا آیا تب میں سمجھا اور مجھے اس بات پر خود بینی سے اذعان تام حاصل ہوا کہ بھول کر ایسا ہو سکتا ہے اور تھا یہی سقایہ ہی۔ میں سجدہ میں پڑ گیا اللہ تعالےٰ کی اس عاجز نوازی پر۔ جب ناچیز پیرووں سے ایسے اتفاقات کا صدور ہو سکتا ہے۔ تو ماموریں و مرسلین کا مقام تو بہت ہی اعلےٰ و ارفع ہے۔ ان کے ذریعے کرامات و معجزات کا صدور کئی کئی بار ہو تو ایمان و عرفان کے ازدیاد کا موجب ہے۔ ابھی ہم اس مبارک زمانے سے دور نہیں بلکہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود جو کہ مثیل مسیح ہیں ان کے زیر سایہ ہیں۔ ہمیں موجودہ مخالفتوں سے گھبرانے کی وجہ نہیں۔ بلکہ ھذا ما وعدنا اللہ و رسولہ کہنے کا وقت ہے کہ

ہوائے فتح نمایاں بنام ما باشد

م۔ ظ اکمل عفی اللہ عنہ ۲۰ر فروری ۱۹۵۳ء

افکار و آراء

احمدی اور پاکستانی

روزنامہ "حق" لکھنؤ مورخہ ۵ مارچ ۱۹۵۳ء میں بعنوان "قادیانی اور پاکستانی" مندرجہ ذیل ایڈیٹوریل لکھا گیا ہے۔ جو قارئین کرام کے مطالعہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہم جملہ جزئیات سے متفق ہوں ۔ (ایڈیٹر)

قادیانیوں یا احمدیوں کے خلاف پاکستان کے ایک طبقے میں جو شورش گذشتہ کئی سال سے بپا کر رکھی گئی ہے ۔ وہ روز بروز بڑھائی جا رہی ہے ۔ ابتداً اس میدان میں صرف احراری ہی پیش پیش نظر آ رہے تھے ۔ اور اب تو جمعیۃ العلماء پاکستان نیوز پیپرس ایڈیٹرس کانفرنس شریک ہو گئے ہیں۔ اور یہ مطالبہ اُن کی طرف سے انتہائی شد و مد کے ساتھ شروع کر دیا گیا ہے ۔ کہ سر ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کو وزارت سے ہٹا دیا جائے ۔ قادیانیوں کو سرکاری طور پر ایک اقلیت والی قوم قرار دیا جائے۔ یہ ایجی ٹیشن اس مرتبہ ان کل جماعتوں کے اشتراک عمل سے اس زور و شور کے ساتھ اُٹھایا گیا ہے ۔ کہ پاکستان کی تازہ کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں اس سلسلہ میں روزانہ ہر ہر مقام پر متعدد گرفتاریاں ہو رہی ہیں ۔ اور گرفتار شدگان کی مجموعی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہو چکی ہے ۔ راست اقدام کے لئے جو مجلس عمل مقرر کی گئی تھی ۔ اس کے کل اراکین گرفتار ہو چکے ہیں ۔ لیکن یہ شورش گھٹنے کا نام نہیں لیتی ہماری سمجھ میں نہیں آتا ۔ کہ ان پاکستانی افراد کی اس ذہنیت کی کیا تاویل کی جائے کہ جس سے اُن کے اس طرز عمل کا کسی پہلو سے کوئی جواز نکل سکے ۔ سوچنے کی بات ہے ۔ کہ مسلمانوں میں ایک دو نہیں ، ۷۲ فرقے ہیں ۔ اگر ہر ہر فرقہ کے خلاف اسی قسم کا ایجی ٹیشن برپا کر دیا جائے ۔ تو اس سے مسلمانوں کی جمعیت و مرکزیت مجروح ہو گی یا نہیں ، اور اگر ہر فرقہ دائرہ اسلام سے یوں ہی خارج قرار دے دیا گیا تو پھر اسلام کے نام لیواؤں کی تعداد کتنی کم ہو جائے گی ، مانا کہ اُن کے عقائد عام اسلامی عقائد سے کسی قدر مختلف ہیں ، مانا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو "مسیح موعود" مانتے ہیں ۔ لیکن جب تک اللہ کی وحدانیت ، خاتم دائرہ اسلام سے اُنہیں کوئی خارج نہیں کر سکتا اور یوں حرف گیری پر اگر کوئی آئے تو ہر ہر فرقے کے عقیدے کے بارے میں وہ ایک نہیں ۲۱ باتیں نکال سکتا ہے ۔ حیرت تو یہ ہے کہ پاکستان کی جمعیۃ العلماء بشمول اس کے صدر مولانا عبد الحامد صاحب قادری بدایونی کے سب کے سب احراریوں کی اُس جماعت کے ہمنوا اور ہم خیال ہو گئے ہیں کہ جس کا منشا ہی مسلمانوں کی مرکزیت کو توڑنا اور اس کی جمعیت کو نقصان پہنچانا ہے ۔

جس زمانہ میں ہندوستان میں مسلم لیگ کا دور شباب تھا اور اس کے لیڈران کانگریس سے مطالبۂ پاکستان کے سلسلہ میں اُلجھے ہوئے تھے ۔ یہی جماعت احرار مسلم لیگ کا ساتھ دینے کے بجائے اس کے مخالف کیمپ میں تھی ۔ اور ہر طریقے سے مسلمانوں کے اس مطالبہ کو روندنے اور پامال کرنے کی کوشش کر رہی تھی یہی عطاء اللہ شاہ بخاری کہ جو آج اس تحریک کے ہیرو بنے ہوئے ہیں ۔ اپنی سوقیانہ تقریروں اور اپنی دریدہ دہنیوں سے مسلم لیگی لیڈران کی ٹوپیاں اچھالنے میں لگے ہوئے تھے ۔ اور اب تشکیل پاکستان کے بعد انہوں نے اپنی گرم بازاری کے قیام اور اپنی قدیمی نفرت و عداوت کی آگ کو بجھانے کے لئے وہاں ایک ایسی شرمناک فضا پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ جس کو کسی طریقے پر جائز و حق بجانب قرار نہیں دیا جا سکتا پاکستان کی نومولود سلطنت کو یوں ہی کیا کم اشکال لاحق ہیں ۔ کہ جن میں سے بعض ایسے ہیں کہ جن پر اُن کی زندگی اور موت کا سوال اٹکا ہوا ہے ۔ ایسی صورت میں اس قسم کا کوئی ایجی ٹیشن وہاں شروع کرنا اُس کے ساتھ کسی پہلو سے دوستی کا مرادف نہیں ہو سکتا ۔

حکومت پاکستان اس وقت تک اس معاملے میں جس مضبوطی اور استقلال کے ساتھ اپنی پالیسی پر قائم ہے ۔ وہ بہت زیادہ مسرت بخش ہے ۔ اور اُسے یقیناً اس معاملے میں ایک انچ بھی اپنی پالیسی سے نہ ہٹنا چاہیئے ۔

خاتم النبیین کی رسالت اور آپ کے خاتم النبیین ہونے پر اظہار ایمان و ایقان ہے ۔ اس وقت

پاکستان تباہی کے راستہ پر

معزز معاصر "حقیقت" لکھنؤ نے اپنی ۱۴ مارچ کی اشاعت میں مندرجہ ذیل اداریہ بعنوان بالا تحریر کیا ہے ۔ سمجھدار مسلمان نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے ہر حصہ میں احرار کی غنڈہ گردی اور بے اصولے پن کی مذمت کر رہے ہیں ۔ (ایڈیٹر)

"اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"

تقریباً چھ سات ماہ کے سکون اور خاموشی کے بعد ایکبار پھر پاکستان کے نا عاقبت اندیش مولویوں اور کٹھ ملاؤں نے وہی شر انگیز ایجی ٹیشن پھر شروع کر دیا ہے جس کا مقصد مسلمانوں کی شیرازہ بندی کو پاش پاش کر دینا ہے ۔ اِن مولویوں ، ملاؤں اور خود ساختہ "مولاناؤں" کا مطالبہ یہ ہے کہ فرقہ احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور سر ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ کے عہدہ سے ہٹا دیا جائے ۔ ان احمقوں کے نزدیک پاکستان گورنمنٹ کے اس اعلان کر دینے سے کہ احمدی "غیر مسلم" ہیں ۔ ساری دنیا اُن کو غیر مسلم ہونا تسلیم کر لے گی ۔ لاکھوں افراد کی ایک کلمہ گو جماعت کو جو خدا کی وحدانیت ، رسول کی رسالت اور شریعت اسلامیہ کی خود ان مولویوں اور مولاناؤں سے کہیں زیادہ سختی کے ساتھ پابند ہو ۔ بیک گردش قلم خارج از اسلام قرار دیدینا ، ایسی افسوسناک بلکہ شرمناک جسارت ہے ۔ جس کی اسلام کی تیرہ سو سال کی تاریخ میں کوئی دوسری مثال نہیں مل سکتی بغور تو کیجئے کہ ایک شخص جو خدا اور رسول کا کلمہ پڑھتا ہے ۔ اسلامی شریعت پر عمل کرتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے ۔ کسی کو کیا حق حاصل ہے کہ وہ اس کو محض اس بنا پر خارج از اسلام قرار دیدے کہ ختم نبوت کے بارے میں اُس کا عقیدہ عام مسلمانوں کے ۔ . . . . . عقیدے سے کچھ مختلف ہے ؟ کراچی اور لاہور میں جن لوگوں نے اس فتنہ کو اُٹھایا ہے ۔ وہ پاکستان کے دوست نہیں ہیں ۔ بلکہ نہایت خطرناک دشمن ہیں ۔ ہمارے خیال میں راولپنڈی کی سازش سے کم مضرت رساں اور خطرناک یہ شورش نہیں ہے ۔

اس وقت پاکستان گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اس قسم کی فتنہ انگیز تحریکوں کو قطعی کچل دے ۔ ورنہ اگر مولویوں اور کٹھ ملاؤں کی رسی ڈھیلی کر دی گئی تو یہ فتنہ احمدیوں کے بعد دوسرے اسلامی فرقوں کو بھی سمیٹ لے گا ۔ یقین کیجئے کہ ملاؤں کو اگر اس ایجی ٹیشن میں حکومت کی کمزوری یا نرمی کی وجہ سے کچھ بھی کامیابی ہوئی تو پھر اس فرقہ وار تعصب کے سیلاب سے دوسرے مسلم فرقوں کا محفوظ رہنا بھی محال ہو جائے گا ۔ اور پھر اس کا انجام پاکستان کے لئے جس قدر تباہی اور ہیبتناک ہوگا ۔ اس کا اندازہ سمجھدار شخص کر سکتا ہے ۔

کراچی اور لاہور کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی مرکزی اور صوبائی حکومتیں اس خطرناک فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں ۔ چنانچہ کراچی اور لاہور میں ابتک کم و بیش ڈیڑھ ہزار گرفتاریاں ہو چکی ہیں ۔ اور لاہور کے کئی روزانہ اردو اخبارات کی اشاعت ایک ایک سال تک روک دی گئی ۔ مولانا اختر علی خاں ایڈیٹر زمیندار اور اس تحریک کے دوسرے کئی سرغنہ گرفتار کر لئے گئے ہیں ۔ حکومت پوری مستعدی اور سختی کے ساتھ اس فتنہ انگیز تحریک کو کچل دینے کا قطعی فیصلہ کر چکی ہے ۔ جیسا کہ لاہور اور کراچی کے تازہ سرکاری بیانات میں اعلان کر دیا گیا ہے یقیناً پاکستان گورنمنٹ کو اب یہی کرنا چاہیئے ۔ ورنہ اگر اس موقع پر اُس نے ذرا بھی کمزوری کا اظہار کیا تو شورش پسندوں کے حوصلے بڑھ جائیں گے اور پھر تو پاکستان کا زیادہ عرصہ تک سالم و سلامت رہنا قطعی ناممکن ہو جائے گا ۔

ظہور مہدی علیہ السلام اور علماء کا فتویٰ کفر

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ مسلمانوں کی ایک زندہ اور فعال جماعت ہے جو اپنی دینی خدمات اور تبلیغ اسلام کے باعث ساری دنیا میں شہرت رکھتی ہے جس کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے اور کافر قرار دینے کا علماء و فقہاء کی طرف سے زور پکڑا رہا ہے (خصوصاً پاکستان میں) درآنحالیکہ ہر سمجھدار انسان اس امر کو بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ یہ دراصل پیشہ ور مولویوں کا ذلیل اور ناکام حربہ ہے۔ تاکہ وہ عوام میں اپنی مقبولیت قائم رکھ سکیں اور اُن کے دنیوی اغراض و مقاصد کو نقصان نہ پہنچے۔

محترم بھائیو! یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ ہر زمانہ میں مامور من اللہ کے مخالفین اور اول المکفرین یہی علماء و فقہاء ہوتے ہیں۔ جن کو اپنے دنیوی علوم پر ناز ہوتا ہے اور جن کے حصہ میں بجز تکذیب و تکفیر کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

فلما جاءتھم رسلھم بالبینٰت فرحوا بما عندھم من العلم وحاق بھم ما کانوا بہٖ یستھزءُون۔

ترجمہ:۔ جب بھی ان کے پاس ان کے رسول کھلے دلائل اور روشن نشانات لے کر آئے تو یہ لوگ اپنی علمی لیاقت پر نازاں ہوئے (اور تکذیب و استہزاء کیا) اور جس بات کی وہ ہنسی اُڑاتے تھے وہ ان پر ہی اُلٹ پڑی یعنی انکی تکذیب و تکفیر اور استہزاء کی ان کو سزا ملی پس یہ آیت ثابت کرتی ہے۔ کہ علماء ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فرستادوں کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے اور اُن کا علم اُن کے لئے حجاب اکبر بن گیا۔ اب یہ چودھویں صدی ہے۔ اس میں بھی ایک مامور من اللہ مہدی اور مسیح موعود کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فرمائی گئی تھی۔ لہذا سنت انبیاء کے مطابق ضروری تھا۔ کہ اس مہدی مسیح کے آنے پر بھی اس صدی کے علماء و فقہاء اس کی مخالفت و تکذیب کرتے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اُس مہدی و مسیح کی آمد کی پیشگوئی فرمائی۔ وہاں اُس زمانہ کے نام نہاد علماء کے بارہ میں یہ سرٹیفکیٹ بھی عطا فرمایا۔

عُلمَاءُھُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ تَخْرُجُ مِنْھُمُ الْفِتْنَۃُ وَ فِیْھِمْ تَعُوْدُ (مشکوٰۃ) کہ اُس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین خلائق ہوں گے۔ اُن میں سے فتنے نکلیں گے۔ اور ان میں ہی میں لوٹے گا۔ یعنی ان علماء سوء کا کام فتنے پیدا کرنا ہوگا۔

ان علماء و فقہاء کی تکذیب و تکفیر کے بارہ میں سلف صالحین کے ارشادات بھی ملاحظہ فرمایئے:۔

(۱) نواب صدیق حسن خانصاحب آف بھوپال اپنی کتاب حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مہدی علیہ السلام جب سنت کو رائج کریں گے تو "علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتدائے مشائخ و آبائے خود باشند گویند کہ ایں شخص خانہ انداز دین و ملت ماست و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم بہ تکفیر و تضلیل وے کنند"

یعنی جب مہدی علیہ السلام تشریف لائینگے تو اُس زمانہ کے علماء جو فقہاء کی تقلید اور اپنے آباء و مشائخ کی اقتداء کے عادی اور خوگر ہونگے اُس کے متعلق کہیں گے کہ یہ تو ہمارے دین کو خراب کرتا ہے۔ اور سب اُس کی مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور کفر کے فتوے دینے کے عادی ہونے کی وجہ سے اُسے کافر اور گمراہ قرار دیں گے۔

(۲) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات جلد ۲ مکتوب ۵۵ صفحہ ۱۰۷ میں فرماتے ہیں۔

"علماء ظواہر مجتہدات او را علی نبینا علیہ السلام از کمال دقت و غموض ماخذ انکار نمایند و مخالف کتاب و سنت دانند"

کہ جب مہدی علیہ السلام قرآن مجید سے اجتہادات کریں گے۔ تو علماء ظواہر اُن کا انکار کریں گے۔ اور اُسے خلاف کتاب و سنت قرار دیں گے۔

(۳) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ "فتوحات مکیہ" جلد ۳ صفحہ ۳۷۴ میں فرماتے ہیں:۔

"واذا خرج الامام المھدی فلیس لہٗ عدوٌّ مبین الا الفقھاء خاصۃ"

یعنی جب یہ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو فقہاء سے بڑھ کر اور کوئی اُن کا کھلا دشمن نہ ہوگا۔

محترم بھائیو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور اقوال بزرگان سے ظاہر ہے کہ ان علماء فقہاء نے مہدی موعود اور مسیح موعود کی مخالفت تکذیب و تکفیر کرنی تھی تاکہ اُس کی صداقت و حقانیت ظاہر ہو۔ پس ان علماء کی تکفیر بازی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی صداقت کی روشن دلیل ہے۔ کہ وہ ہی اس زمانہ کے مہدی اور مسیح ہیں اور جماعت احمدیہ اسلام اور حقیقی مسلمانوں کی جماعت ہے۔ یہ علماء ہزار مخالفت کریں۔ مگر جماعت احمدیہ کی ترقی کو روک نہیں سکتے اور اپنے ناپاک ارادوں میں ناکام و نامراد ہی رہیں گے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو! سُن رکھو یہ اُس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر اُن کو غلبہ بخشے گا۔ . . . . . اور ہر ایک کو جو اُس کے معدوم کرنیکا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا . . . میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے . . . . اگر یہ علماء موجود نہ ہوتے تو اب تک تمام باشندے اس ملک کے جو مسلمان کہلاتے ہیں مجھے قبول کر لیتے۔ پس تمام منکروں کا گناہ ان لوگوں کی گردن پر ہے۔ یہ لوگ راستبازی کے محل میں نہ تو خود داخل ہوتے ہیں نہ کم فہم لوگوں کو داخل ہونے دیتے ہیں۔ کیا کیا مکر ہیں جو کر رہے ہیں۔ اور کیا کیا منصوبے ہیں جو اندر ہی اندر اُن کے گھروں میں ہو رہے۔ مگر کیا وہ خدا پر غالب آ جائیں گے۔ اور کیا وہ امر قادر مطلق کے وعدہ کو روک دیں گے جو تمام نبیوں کی زبانی ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ اس ملک کے شریر امیروں اور بدقسمت دولتمند دنیاداروں پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ مگر خدا کی نظر میں وہ کیا ہیں؟ صرف مرے ہوئے کیڑے"۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

بقیہ فہرست چندہ دہندگان مساجد فنڈ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

نمبر شمار	نام معطی	رقم	نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱۷۲	مکرم محمد سعید صاحب موہا	۰---۳ روپے	۱۸۶	مکرم حاجی عبد القدوس صاحب شاہجہانپور	۰--۲۵ روپے
۱۷۳	محصل صاحب تحریک جدید قادیان	۰--۱-۶ "	۱۸۷	جماعت احمدیہ سونگڑہ اڑیسہ	۰---۱۵ "
۱۷۴	مکرم عبد الصمد صاحب او۔ ایم۔ پی	۰--۱۴-۴ "	۱۸۸	جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن	۰-۶-۲۱ "
۱۷۵	جماعت احمدیہ سکندرآباد	۰--۱۰-۸	۱۸۹	جماعت احمدیہ کنانور	۰-۸-۴ "
۱۷۶	چوہدری محمد طفیل صاحب و چوہدری عبد الحمید صاحب قادیان	۰---۵ "	۱۹۰	محصل صاحب جماعت قادیان	۶-۷-۱۲ "
۱۷۷	جماعت احمدیہ کرڈاپلی اڑیسہ	۰---۵ "	۱۹۱	محصل صاحب تحریک جدید قادیان	۰---۵ "
۱۷۸	مکرم سید غلام مصطفےٰ صاحب مظفرپور	۰---۱ "	۱۹۲	مکرم سید حبیب شاہ صاحب ہیڈماسٹر بمبئی	۰---۱۵ "
۱۷۹	مکرم ایم ایچ حبیب صاحب تخی کوڈا	۰---۲ "	۱۹۳	جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن	۰-۵-۹۳ "
۱۸۰	جماعت احمدیہ سکندرآباد	۰--۷-۸ "	۱۹۴	مکرم سعید احمد صاحب [illegible] رامپور	۰---۱۰ "
۱۸۱	جماعت احمدیہ کلکتہ	۰---۵۵ "	۱۹۵	محصل صاحب تحریک جدید قادیان	۰---۳ "
۱۸۲	مکرم مولوی خورشید احمد صاحب قادیان	۰---۵ "	۱۹۶	مکرم سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ کالیکٹ	۰---۱۱ "
۱۸۳	مکرم بی احمد صاحب پینگاڈی	۰---۳۰	۱۹۷	مکرم بابو محمد یوسف صاحب سرینگر کشمیر	۰---۱ "
۱۸۴	جماعت احمدیہ پینگاڈی	۰---۴ "	۱۹۸	جماعت احمدیہ مظفرپور	۰-۲-۹ "
۱۸۵	محصل صاحب تحریک جدید قادیان	۹-۹-۴ "		میزان	۹-۱۴-۱۳۹۹ روپے

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے"

آپ اپنے علاقہ کے سنجیدہ مزاج زیر تبلیغ حضرات کے خوشخط پتے روانہ کریں ہم ان کو مناسب لٹریچر مفت روانہ کریں گے۔ عبداللہ الہ دین سکندرآباد

بقیہ فہرست چندہ دہندگان مساجد فنڈ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان !

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۴۷	مکرم اختر حسین صاحب	۲ روپے — ۰ — ۰
۴۸	〃 محمد شفیع صاحب درویش قادیان	〃 ۲ — ۰ — ۰
۴۹	〃 دین محمد صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۵۰	〃 عبدالغفور صاحب 〃 〃	〃 ۱ — ۰ — ۰
۵۱	〃 ملک خیرالدین صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۵۲	〃 رفیق احمد صاحب سابق درویش 〃	〃 ۱ — ۰ — ۰
۵۳	مکرمہ مائی نبی صاحبہ فاکروب قادیان	〃 ۲ — ۰ — ۰
۵۴	مکرم بابا الٰہ بخش صاحب درویش قادیان	〃 ۲
۵۵	〃 عبداللہ خان صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۸ — ۰
۵۶	〃 احمد حسین صاحب 〃 〃	۳ — ۰ — ۰
۵۷	〃 نذیر احمد صاحب سندھی 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۵۸	〃 حاجی فضل محمد صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۵۹	〃 امیر احمد صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۶۰	〃 شریف احمد صاحب 〃 〃	〃 ۱ — ۸ — ۰
۶۱	〃 منظور احمد صاحب ناصر 〃 〃	〃 ۱ — ۰ — ۰
۶۲	〃 مرزا بشیر احمد صاحب 〃 〃	〃 ۳ — ۰ — ۰
۶۳	〃 ملک غلام محمد صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۶۴	〃 حافظ صدر الدین صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۶۵	〃 عبدالرحیم صاحب سندھی 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۶۶	〃 سید محمد شریف صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۶۷	〃 مستری منظور احمد صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۶۸	〃 قریشی فضل حق صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۶۹	〃 شیخ غلام جیلانی صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۷۰	〃 بابا کرم الٰہی صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۷۱	〃 افتخار احمد صاحب اشرف 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۷۲	〃 مرزا محمود احمد صاحب 〃	〃 ۵ — ۱۲ — ۰
۷۳	〃 مستری محمد الدین صاحب 〃 〃	〃 ۵ — ۱۲ — ۰
۷۴	〃 چوہدری صدر الدین صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۷۵	〃 دین محمد صاحب ننگلی 〃 〃	〃 ۱ — ۰ — ۰
۷۶	〃 بشیر احمد صاحب سندھی 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۷۷	〃 بھائی شیر محمد صاحب 〃 〃	〃 ۳ — ۰ — ۰
۷۸	〃 نذیر احمد صاحب ننگلی 〃 〃	〃 ۳ — ۰ — ۰
۷۹	〃 منشی محمد سلطان صاحب 〃 〃	〃 ۶ — ۰ — ۰
۸۰	〃 ملک بشیر احمد صاحب ناصر 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۸۱	〃 شاہ محمد صاحب گجراتی 〃 〃	〃 ۱ — ۰ — ۰
۸۲	〃 قاضی عبدالحمید صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۸ — ۰
۸۳	〃 بابا غلام محمد صاحب 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۸۴	〃 بابا محمد عبداللہ صاحب مرحوم 〃 〃	〃 ۲ — ۱۲ — ۰
۸۵	〃 ملک نذیر احمد صاحب 〃 〃	〃 ۱ — ۸ — ۰
۸۶	〃 شیخ عبدالحمید صاحب عاجز 〃 〃	〃 ۵ — ۰ — ۰
۸۷	〃 منظور احمد صاحب بھیرہ 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۸۸	〃 محمود احمد صاحب زرگر 〃 〃	〃 ۳ — ۰ — ۰
۸۹	مکرم حکیم عبدالرحیم صاحب درویش قادیان	روپے ۰ — ۶ — ۶
۹۰	〃 سردار محمد صاحب دھوبی 〃 〃	〃 ۰ — ۶ — ۰
۹۱	〃 غلام قادر صاحب گجراتی 〃 〃	〃 — ۸ — ۰
۹۲	〃 میاں محمد اسمٰعیل صاحب 〃 〃	〃 ۱۰ — ۰ — ۰
۹۳	〃 بھاشیا بہادر خان صاحب 〃 〃	〃 ۵ — ۰ — ۰
۹۴	〃 محمد عبداللہ صاحب ناشکی 〃 〃	۳ — ۲ — ۰
۹۵	〃 ممتاز احمد صاحب ہاشمی 〃 〃	〃 ۷ — ۰ — ۰
۹۶	〃 محمود احمد صاحب مبشر 〃 〃	〃 ۲۰ — ۰ — ۰
۹۷	〃 مولوی عبدالحق صاحب 〃 〃	〃 ۱۰ — ۰ — ۰
۹۸	〃 محمد صادق صاحب ناقد 〃 〃	〃 ۱۰ — ۰ — ۰
۹۹	〃 مولوی محمد یوسف صاحب 〃 〃	〃 ۱۰ — ۰ — ۰
۱۰۰	〃 شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ	〃 ۱۰ — ۰ — ۰
۱۰۱	〃 میاں بھاگ صاحب امرتسری درویش (از خود۔ والدہ مرحومہ۔ بھائی)	〃 ۳۵ — ۰ — ۰
۱۰۲	〃 چوہدری سعید احمد صاحب درویش قادیان	〃 ۱۵ — ۰ — ۰
۱۰۳	〃 محمد عزیز صاحب گجراتی 〃	〃 ۱۰ — ۰ — ۰
۱۰۴	〃 فضل الٰہی خان صاحب 〃	〃 ۹ — ۰ — ۰
۱۰۵	〃 بشیر احمد صاحب کالا افغاناں 〃	〃 ۱۰ — ۰ — ۰
۱۰۶	〃 سادھو مسیح صاحب موضع کاہلواں	〃 ۱۰ — ۰ — ۰
۱۰۷	〃 نواب الدین صاحب درویش قادیان	〃 ۴ — ۸ — ۰
۱۰۸	〃 راجہ احمد خان صاحب سابق 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۱۰۹	〃 چوہدری غلام رسول صاحب 〃 〃	〃 ۱ — ۱۰ — ۰
۱۱۰	〃 غلام حسین صاحب 〃 〃	〃 ۱ — ۸ — ۰
۱۱۱	〃 عبدالحمید صاحب 〃 〃	〃 ۰ — ۷ — ۶
۱۱۲	〃 بشیر احمد صاحب حافظ آبادی 〃 〃	〃 ۵ — ۰ — ۰
۱۱۳	〃 ملک ضیاء الحق صاحب 〃 〃	۳ — ۰ — ۰
۱۱۴	〃 بشیر احمد صاحب خادم 〃 〃	〃 ۲ — ۰ — ۰
۱۱۵	〃 مولوی محمد عبداللہ صاحب ملتانی 〃 〃	〃 ۸ — ۰ — ۰
۱۱۶	〃 حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی 〃 〃	〃 ۴ — ۰ — ۰
۱۱۷	〃 مولوی عبدالحمید صاحب درویش قادیان	〃 ۰ — ۱ — ۰
۱۱۸	〃 سادھو مسیح صاحب موضع کاہلواں	〃 ۲ — ۰ — ۰
۱۱۹	〃 میر کلیم اللہ صاحب شموگہ	〃 ۸۵ — ۰ — ۰
۱۲۰	〃 سید غلام احمد صاحب سونگھڑہ اڑیسہ	〃 ۱۵ — ۰ — ۰
۱۲۱	〃 محصل صاحب بلاک نمبر ۲ قادیان	〃 ۲ — ۰ — ۰
۱۲۲	〃 سلطان احمد صاحب سراج گنج	〃 ۳ — ۰ — ۰
۱۲۳	〃 شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قادیان	〃 ۵ — ۰ — ۰
۱۲۴	〃 حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی	〃 ۱ — ۰ — ۰
۱۲۵	〃 محصل صاحب بلاک نمبر ۳ قادیان	〃 ۲۷ — ۸
۱۲۶	〃 محمد صدیق صاحب کرڈاپلی اڑیسہ	〃 ۲ — ۰ — ۰
۱۲۷	〃 محصل صاحب بلاک نمبر ۱ قادیان	〃 ۴ — ۸ — ۰
۱۲۸	جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن	〃 ۴۳ — ۸ — ۰
۱۲۹	مکرم محمد سلیمان صاحب حیدرآباد دکن	〃 ۵۰ — ۰ — ۰
۱۳۰	جماعت احمدیہ کالیکٹ مالابار	۳ روپے — ۱ — ۰
۱۳۱	مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب مظفرپور	〃 ۱۵ — ۰ — ۰
۱۳۲	〃 ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور	〃 ۱۰ — ۰ — ۰
۱۳۳	〃 قریشی محمد شفیع صاحب عابد قادیان	۱۵ — ۹ — ۹
۱۳۴	جماعت احمدیہ رانکھٹ یو۔پی	۲۵ — ۱۲ — ۰
۱۳۵	مکرم سید غلام احمد صاحب سونگھڑہ اڑیسہ	〃 ۵ — ۰ — ۰
۱۳۶	〃 قریشی عطاء الرحمٰن صاحب قادیان	〃 ۱۱ — ۲ — ۰
۱۳۷	〃 محصل صاحب بلاک نمبر ۱ قادیان	〃 ۱۴ — ۴ — ۶
۱۳۸	〃 محصل صاحب بلاک نمبر ۳ 〃	〃 ۳ — ۸ — ۰
۱۳۹	〃 نذیر احمد صاحب ٹیلر 〃	〃 ۱۱ — ۴ — ۰
۱۴۰	جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن	〃 ۳۳ — ۴ — ۰
۱۴۱	جماعت احمدیہ جنگونہ	〃 ۲۱ — ۱۴ — ۰
۱۴۲	جماعت احمدیہ گونڈہ	〃 ۵ — ۰ — ۰
۱۴۳	مکرم محصل صاحب بلاک نمبر ۱ قادیان	〃 ۲ — ۴ — ۳
۱۴۴	جماعت احمدیہ یو۔پی	〃 ۲ — ۶ — ۰
۱۴۵	جماعت احمدیہ بھاگلپور	〃 ۵ — ۰ — ۰
۱۴۶	جماعت احمدیہ سونگھڑہ اڑیسہ	〃 ۰ — ۸ — ۰
۱۴۷	سیکرٹری صاحب مال قادیان	〃 ۱ — ۱۱ — ۰
۱۴۸	جماعت احمدیہ جمشید پور	〃 ۱ — ۰ — ۰
۱۴۹	جماعت احمدیہ پینگاڈی	〃 ۱ — ۰ — ۰
۱۵۰	جماعت احمدیہ جے پور	〃 ۱۰ — ۰ — ۰
۱۵۱	سیکرٹری صاحب مال قادیان	〃 ۰ — ۴ — ۶
۱۵۱	جماعت احمدیہ کرڈاپلی اڑیسہ	〃 ۵ — ۰ — ۰
۱۵۳	محصل صاحب قادیان	〃 ۱ — ۰ — ۰
۱۵۴	جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن	〃 ۱۷ — ۳ — ۰
۱۵۵	سیکرٹری صاحب مال قادیان	〃 ۱۳ — ۰ — ۶
۱۵۶	〃 〃 〃	〃 ۵ — ۵ — ۹
۱۵۷	جماعت احمدیہ جے پور	〃 ۳۵ — ۰ — ۰
۱۵۸	جماعت احمدیہ پینگاڈی	〃 ۱ — ۰ — ۰
۱۵۹	محصل صاحب بلاک نمبر ۱ قادیان	〃 ۱ — ۸ — ۰
۱۶۰	مکرم خلیل الدین صاحب سری پار	〃 ۵ — ۰ — ۰
۱۶۱	〃 میر غلام محمد صاحب باڑی پورہ	〃 ۰ — ۵ — ۰
۱۶۲	جماعت احمدیہ رانکھٹ یو۔پی	〃 ۱۰ — ۰ — ۰
۱۶۳	جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن	〃 ۳۲ — ۲ — ۰
۱۶۴	محصل صاحب بلاک نمبر ۲ قادیان	〃 ۲ — ۱۱ — ۶
۱۶۵	مکرم محمد یونس صاحب قریشی بریلی	〃 ۱ — ۰ — ۰
۱۶۶	〃 محمد نقی صاحب مودہا	〃 ۷ — ۰ — ۰
۱۶۷	〃 خلیل محی الدین صاحب مدراس	〃 ۱۰ — ۰ — ۰
۱۶۸	〃 ایم کنہا مو صاحب ٹیلی چری	〃 ۲ — ۰ — ۰
۱۶۹	〃 عبدالمطلب صاحب بھرت پور	۶ — ۰ — ۰
۱۷۰	جماعت احمدیہ یادگیر دکن	〃 ۹ — ۱۰ — ۰
۱۷۱	مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور	〃 ۱۵ — ۰ — ۰

زندہ مذہب (بقیہ ص۷)

اور الہام الٰہی سے متمتع ہو رہے ہیں۔ مگر سب سے ممتاز ہستی ہماری جماعت کے موجودہ امام المصلح الموعود سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے اور رؤیا و کشوف اور الہام سے آپ کو نوازتا ہے اور یہ سب وجود اسلام کی زندگی کے زندہ شاہد ہیں اور سچا مذہب وہی ہے جس کے ساتھ زندہ نمونہ اور چمکتے ہوئے تازہ بتازہ نشان ہوں۔

۳۔ زندہ کتاب

مذہبی تعلیم کی بنیاد اس صحیفہ آسمانی پر ہوتی ہے جو خدا کی طرف سے اس کے رسول کی معرفت مخلوق کی ہدایت کیلئے نازل کیا جاتا ہے۔ مختلف زمانوں میں مختلف صحیفے نازل ہوئے۔ مگر ان کی تعلیمات عارضی اور محدود لوگوں کے لئے تھیں۔ مگر اب زمانہ ترقی کر چکا تھا۔ ضرورت تھی کہ کوئی کامل اور عالمگیر شریعت نازل ہو جو زندگی کے ہر شعبہ میں کام آسکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ کلام پاک بصورت قرآن مجید نازل فرمایا۔ جو ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور ہر قسم کی روحانی و اخلاقی ضرورتوں کو پورا کرنے والی کتاب ہے۔

جس کی لفظی اور معنوی حفاظت کا وعدہ خدا نے ان الفاظ میں فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

کہ ہم نے ہی اس کلام کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ چنانچہ یہ وعدہ نہایت شان سے پورا ہوا۔ لفظی طور پر قرآن مجید آج اسی طرح محفوظ ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ تحریر کے علاوہ حفاظ کے سینے بھی اس کلام پاک کی حفاظت پر مامور ہیں۔ اور معنوی حفاظت کے لئے خدا نے اس امت میں مجددین کا سلسلہ جاری فرمایا۔ اور اس زمانے میں خدا نے مجدد صدی چہاردہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود کو اس امر کے لئے مامور فرمایا۔ آپ نے قرآن مجید کی صداقت و حقانیت کے ثبوت میں متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔ جن میں سے خاص طور پر قابل ذکر براہین احمدیہ ہے۔ آپ نے اس کتاب میں نہایت تحدی کے ساتھ جملہ مذاہب کے پیروؤں کو اسلام کے مقابلہ میں اپنے اپنے مذہب کی حقانیت ثابت کرنے کا چیلنج دیا اور براہین احمدیہ میں بیان کردہ دلائل کا مقابلہ کرنے والے کیلئے دس ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ فرمایا۔ مگر کسی کو مقابل پر دم مارنے کی جرأت نہ ہوئی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ؎

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

دسمبر ۱۸۹۶ء میں لاہور میں "مذاہب عالم" کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان نے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کی خوبیاں بیان کیں اس جلسہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب بوجہ بیماری شامل نہ ہو سکے مگر آپ کا مضمون پڑھا گیا جس کے متعلق خدا نے پہلے خبر دے دی تھی۔ کہ یہ مضمون باقی مضامین پر غالب رہے گا۔ چنانچہ اس لیکچر کے اختتام پر دوست اور دشمن نے اس مضمون کے بالا رہنے کا اعتراف کیا۔ آپ کا شاندار لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے شائع شدہ موجود ہے۔

غرض آپ نے دنیا کے سامنے مختلف پیرایوں میں یہ بات بیان فرمائی کہ اگر کوئی مذہب دنیا میں زندہ ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے۔ یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آزما لے اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرالے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی تھا مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں۔ کیونکہ خدا نے مجھ کو بھیجا ہے کہ میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں پیش کیا گیا ہے اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے دنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔ پس مبارک ہے جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے!" (لیکچر زندہ رسول)

خوش قسمت ہے وہ انسان جو ان باتوں کو پڑھ سنکر انہیں اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور پھر علیحدگی میں سنجیدگی سے ان پر سوچ بچار کرتا ہے۔ آج روحانی زندگی صرف اور صرف احمدیت میں ہی نظر آتی ہے۔ اطمینان قلب اور تسکین روح صرف اسلام میں ہی میسر آ سکتی ہے۔ پس اگر آپ روح کی تسکین اور روحانی زندگی کے خواہاں ہیں تو احمدیت میں شامل ہو کر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی اتباع کو اختیار کریں کہ اسی میں سب خیر و برکت ہے ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

قادیان میں اجتماعی دعا و صدقہ

۱۔ پاکستان میں منافقت کا فتنہ عظیم سیلاب کی طرح بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے پیش نظر قادیان میں روزانہ بعد نماز عصر ½۴ بجے مقبرہ بہشتی میں اجتماعی دعا کا انتظام کیا گیا ہے احباب جماعت بھی اگر اپنی اپنی جماعت میں کسی جگہ اس وقت جمع ہو کر دعا کر لیا کریں تو مناسب ہوگا۔

۲۔ اسی طرح مقامی طور پر صدقات کا اہتمام بھی کیا گیا۔ خدا تعالیٰ اس فتنہ کو جلد سے جلد دور کر کے احمدیت کی فتح کے سامان پیدا کرے۔ آمین۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت قادیان

جملہ صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ توجہ کریں

نظارت ہذا کو مدرسہ تعلیم الاسلام کیلئے ٹرینڈ اساتذہ کی ضرورت ہے اس سلسلہ میں نظارت ہذا ماہ مارچ ۱۹۵۲ء سے اعلان کروا رہی ہے۔ مگر آج تک کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ ہند کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ اگر انکے حلقہ میں کوئی ٹرینڈ مدرس ہوں اور قادیان آنے کیلئے تیار ہوں۔ تو ان کی درخواست مع نقل سرٹیفکیٹ اور اپنی سفارش کے نظارت ہذا میں جلد بھجوا دیں۔ بصورت دیگر مطلع کریں کہ انکے حلقہ میں کوئی ٹرینڈ استاد نہیں ہے یا ہے تو وہ قادیان آنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اسی طرح مدرسۃ البنات کیلئے ایک ٹرینڈ استانی کی ضرورت ہے۔ اس بارہ میں بھی مندرجہ بالا اعلان کی روشنی میں رپورٹ ارسال کریں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان